مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

جلد: 45

۱۹ تا ۲۵ صفر ۱۴۳۶ھ 12 تا 18 دسمبر 2014ء

شمارہ: 47

دھرنے اور پلان

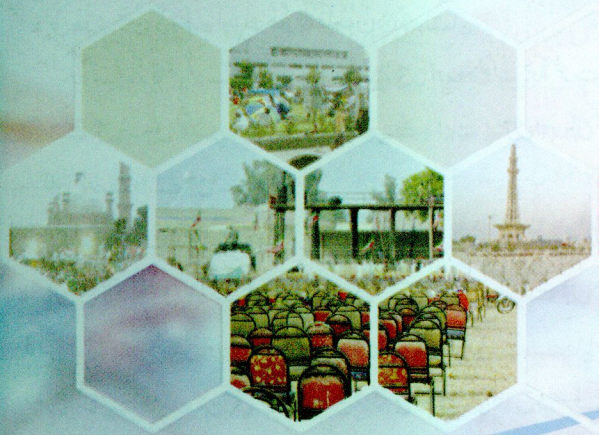

عمران خان کا کوئی پلان بھی کامیاب نہیں ہوگا۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

داعش..... عصرِ حاضر کا ایک نیا فتنہ!

توہین رسالت قوانین کے خاتمے کا مطالبہ نامنظور! نامنظور!

قرآن وسنت کی روشنی میں

شاہ عبدالعزیز آلِ سعود رحمہ اللہ

عادل حکمران وعہد ساز شخصیت!

- جانور ذبح کرنے کا مسنون طریقہ.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

فلاح یاب

﴿الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (لقمان)

''جولوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ لوگ جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسے خصائص قرآن کریم میں بیان کیے ہیں جو واضح طور پر انسان کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔ وہ کون سی خصلتیں اور خصوصیات ہیں جو انسان کو فلاح یاب بنا دیتی ہیں اور وہ کون سا کردار ہے جس کو اختیار کرنے سے دنیا و آخرت کی فلاح انسانیت کا مقدر بن سکتی ہے؟ قرآن کریم کی روشنی میں فلاح نہ صرف احکام الٰہی کی پابندی کے ساتھ مشروط ہے بلکہ تعلیماتِ قرآنی اس امر کی بھی متقاضی ہے کہ اہل حق جہاں خود ہدایت پر کاربند ہوں وہاں لوگوں کی رہنمائی اور ہدایت کا بھی سامان کریں اور پورے معاشرے کو اسلامی تعلیمات پر کاربند رکھنے کی تگ و دو کریں:

﴿وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (ال عمران)

''اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور وہی لوگ بامراد ہیں۔''

اسی طرح خسارہ سے محفوظ اور کامیاب لوگوں کی خصلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝﴾ (العصر)

''(سب خسارہ میں ہیں) سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرہ میں) ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور (راہ حق میں پیش آمدہ مصائب میں) باہم صبر کی تاکید کرتے رہے۔''

ان اوصاف کے حامل اہل ایمان کو قرآن حکیم نے حزب اللہ اور کامیاب کہا ہے:

﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (المجادلة)

''اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے یاد رکھو! یہی اللہ کی جماعت ہے۔ بیشک اللہ کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

احکام الٰہی

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ: خَشْيَةِ اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَى وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَآمُرُ بِالْعُرْفِ -وَقِيلَ- بِالْمَعْرُوفِ.] (رواہ رزین)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مجھے میرے رب نے نو (۹) کاموں کا حکم دیا ہے۔ پوشیدہ اور ظاہر، ہر صورت میں اللہ کا خوف، ناراضگی اور رضا مندی ہر صورت میں انصاف کروں اور غربت و دولتمندی کی صورت میں میانہ روی اختیار کروں اور یہ کہ جو مجھ سے تعلق توڑتا ہے میں اس سے تعلق قائم کروں اور جس نے مجھے محروم کیا میں اسے دوں اور جس نے مجھ پر ظلم کیا میں اس سے درگذر کروں اور یہ کہ میری خاموشی سوچ پر مبنی ہو اور میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت کا سبب ہو اور میں نیکی کا حکم دوں اور کیا گیا بھلائی کا حکم دوں۔''

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے ۹ ایسے کام کرنے کا حکم فرمایا ہے جن پر عمل کرنے سے معاشرے میں امن و سکون پیدا ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو تعلیم دے رہے ہیں کہ تم بھی میری پیروی کرتے ہوئے ان کاموں کو کر کے کامیابی حاصل کر سکتے ہو۔ ① پہلا کام اللہ کا خوف ہے جو انسان پوشیدہ اور ظاہر ہر صورت میں اللہ کا خوف اپنے دل میں رکھے وہ کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ ہر وقت بھلائی کے کاموں کو تلاش کرے گا۔ ② دوسرا کام ہر صورت میں انصاف کی بات کرنا ہے۔ کبھی کسی کے ساتھ ناراضگی ہے یا دوستی یہ بات انصاف کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔ ③ تیسرا کام میانہ روی ہے، ہر معاملے میں اعتدال کی راہ اختیار کی جائے غربت ہو یا دولت کی فراوانی انسان اپنے آپ کو اعتدال کی راہ پر قائم رکھے تو وہ بہت سی پریشانیوں سے بچ جاتا ہے۔ ④ چوتھا کام تعلقات کو قائم رکھنا ہے، ہر انسان ہی سوچے کہ جو مجھ سے تعلق توڑے گا میں اس سے جوڑنے کی کوشش کروں گا تو حالات خراب نہیں ہوتے۔ ⑤ پانچواں کام یہ ہے کہ ضرورت مند کی ضرورت پوری کی جائے خصوصاً اس حاجتمند کو دینا جس نے دوسروں کو محروم کیا اور اپنا ہاتھ روکے رکھا۔ اگر اسے ضرورت پیش آجائے تو میں اسے محروم نہ کروں۔ ⑥ چھٹا کام یہ ہے کہ جس نے بھی مجھ پر ظلم کیا میں اسے معاف کر دوں اس کے ظلم کا بدلہ ظلم کے ساتھ نہ دوں۔ ⑦ ساتواں کام یہ ہے کہ جب میں خاموش بیٹھوں تو بیکار سوچ کے بجائے اللہ کی کائنات میں غور و فکر کروں تاکہ اللہ پر میرا ایمان اور مضبوط ہو جائے اور جب میں گفتگو کروں تو وہ اللہ کا ذکر ہو۔ ⑧ آٹھواں کام یہ ہے کہ اس میں اللہ کی بنائی ہوئی جس چیز کو بھی دیکھوں اس سے عبرت و نصیحت حاصل کروں۔ ⑨ نواں کام یہ ہے کہ میں ہمیشہ نیکی اور بھلائی کا حکم دوں۔

ہر مسلمان کو ان زرّیں اصولوں کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

داعش ..... اک نیا فتنہ!

جہاد ایک مقدس فریضہ ہے اور مسلمان طبعی طور پر اس کے لیے آمادۂ عمل نظر آتا ہے' وہ لوگ جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہوتا وہ بھی جہاد کے نام پر زندگی بھر کی جمع پونجی قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے ان جذبات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا بھر میں بہت ساری تنظیمیں معرض وجود میں آگئیں' جنہوں نے مسلمانوں کے جذبات کو ابھار کر دولت وشہرت حاصل کرنے کا نفع بخش کاروبار شروع کر رکھا ہے۔ ایسی جہادی تنظیموں میں سے ایک تنظیم جو مختلف ناموں سے چند سال سے کام کر رہی ہے مگر آج کل بڑے عروج پر ہے جس کا نام ''دولت اسلامی عراق وشام'' ہے۔ اس کا مخفف ''داعش'' ہے اور اسی نام سے یہ پہچانی جاتی ہے۔ جس طرح افغانستان کی جنگ میں دنیا کے متعدد ممالک سے لوگ پاکستان کے آزاد علاقوں میں آکر آباد ہوئے اور پھر خود پاکستان کے لیے مصیبت بن گئے۔ خصوصاً چیچن اور ازبک مجاہدین نے آزاد علاقوں میں شادیاں کر کے قبائلی خاندانوں سے رشتہ داریاں قائم کر لیں اور شمالی وزیرستان کو پاکستان کے خلاف مورچہ بنا لیا۔ افغانستان کی لڑائی میں جہادی نوجوانوں کے ذہنوں میں تکفیری سوچ کو پروان چڑھایا گیا جو مسلم ممالک کی حکومتوں کے خلاف کفر کے فتوے جاری کرتے اور ان کے خلاف بغاوت کو ضروری سمجھتے تھے۔ یہی تکفیری سوچ بعد میں حکومتوں اور عوام الناس کے درمیان کشمکش کا باعث بنی۔ اسی طرح امریکہ کے عراق پر حملے کے بعد مختلف ممالک سے جہاد کے نام پر نوجوان عراق میں جمع ہونا شروع ہوئے۔ عراق کے بعد شام میں بشار الاسد کی حکومت کے تشدد کے نتیجے میں وہاں بھی ایک تحریک نے جنم لیا' ان نوجوانوں کو دونوں ملکوں کے سرحدی اور قبائلی علاقوں میں کاروائیاں کرنے کا موقع مل گیا۔ یہاں انہوں نے ''داعش'' کے نام سے اپنی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ امریکہ چونکہ مسلمانوں کا سب سے بڑا اور خطرناک دشمن ہے' وہ ہمارے نوجوانوں کو پہلے تشدد پر اکساتا ہے پھر خود ہی ان کا تعاقب اور محاصرہ کرتا ہے۔ اس طرح اس کو ہمارے ممالک میں مداخلت اور تخریب کاری کا موقع مل جاتا ہے۔ جیسا کہ القاعدہ کی تربیت کرنے والا اور اسے پروان چڑھانے والا امریکہ ہی ہے۔ پھر پوری دنیا میں القاعدہ کی آڑ میں مسلمانوں سے انتقام لے رہا ہے۔ شمالی وزیرستان کے طالبان اور بلوچستان کے علیحدگی پسند قبائل کو فنڈز اور اسلحہ فراہم کرنے والا بھی امریکہ ہے۔

امریکہ کو دراصل مسلم ممالک میں ایک ایسا شکار چاہیے کہ جس کے تعاقب میں وہ مسلم حکمرانوں کو ڈراتا رہے' ان سے رقم بٹورتا رہے' اسلحہ فروخت کرتا رہے۔ ان کو آپس میں لڑاتا اور ہر وقت مداخلت کرتا رہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی امریکہ کا بیان آتا ہے کہ ہم نے القاعدہ کا صفایا کر دیا ہے مگر چونکہ یہ اس کے مفاد میں نہیں ہوتا تو اگلے روز بیان آجاتا ہے کہ القاعدہ اب بھی زیر زمین سرگرم ہے۔ اُسامہ بن لادن کی موت کے بعد کافی حد تک القاعدہ پس منظر میں چلی گئی تو اس کی جگہ طالبان اور بلوچستان کے منحرف گروہوں کو کھڑا کیا گیا۔ اب طالبان کے خلاف آپریشن شروع ہوا ہے جس کی وجہ سے امریکی ڈرون حملوں کا جواز ختم ہو رہا ہے تو اس سے قبل ہی ''داعش'' کے نام سے ایک نیا شکار امریکہ نے تیار کر لیا ہے۔ چونکہ ''داعش'' القاعدہ کا ہی ایک گروہ ہے جس کے پوری دنیا میں روابط ہیں۔ لہٰذا اس کے ذریعے دنیا میں کہیں بھی کوئی فتنہ کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ ''داعش'' کی بنیاد بھی القاعدہ کی طرح ''تکفیر'' پر ہے۔ لہٰذا امریکہ اس کی خوب پرورش کر رہا ہے اور ایک پالیسی کے تحت اسے منظم کیا جا رہا ہے۔ چونکہ امت مسلمہ میں اہم کردار خلیجی ممالک کا ہے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے دولت سے مالا مال کر رکھا ہے اور عالم اسلام کا روحانی مرکز حرمین شریفین بھی سعودی عرب میں ہے لہٰذا ان ممالک میں افراتفری پیدا کرنے اور انہیں عالم اسلام کی خدمت کرنے سے روکنے کے لیے ان کے آس پاس اس نئے فتنے کو کھڑا کیا گیا ہے۔ ''داعش'' نے جہاں آناً فاناً نوجوانوں میں مقبولیت حاصل کر رہی ہے وہاں اہل علم اور ارباب عقل ودانش کو اس پر بہت سارے تحفظات ہیں' جن کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

- ''داعش'' کی بنیاد تکفیر پر ہے جو اس وقت امت مسلمہ میں بہت بڑا فتنہ ہے۔ خصوصاً مسلمان حکمرانوں اور افواج کو کافر قرار دے کر عوام الناس کو ان کے خلاف بغاوت کرنے پر اکسانا' امت مسلمہ میں خانہ جنگی اور فتنے کو برپا کرنے کے مترادف ہے۔ پاکستان سے بہت فاصلے پر ہونے کے باوجود ''داعش'' کے ترجمان پاکستان کی فوج کا نام لے کر اس کی تکفیر کرتے ہیں۔ ان کی ایسی خطرناک تقاریر انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ افغانستان کی جنگ کے بعد بیشتر مسلمان حکومتوں اور جہادی تنظیموں کے مابین ٹکراؤ کا سبب یہی فتنہ تکفیر تھا جس کو آج ''داعش'' کی وساطت سے بڑے اہتمام کے ساتھ پھیلایا جا رہا ہے۔ اس تنظیم کے سربراہوں کو معلوم ہے کہ ان کے فتوے سے نہ تو مسلم حکومتیں ختم ہو

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
حکمران اور رعایا کے حقوق..... خطبہ حرم	6
عزت مآب شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ	10
تحریت فکر کے مجاہد	16
سعودی حکومت ..... اور مقامات مقدسہ	19
نعت مصطفیٰ	20
آہ! ڈاکٹر محمد سعید مغل جوار رحمت میں	21
تبصرۂ کتب	22
اخبار الجماعہ	25

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... -/500 روپے
ششماہی ..... -/300 روپے
بذریعہ وی پی ..... -/535 روپے
بیرونی ممالک سے ..... -/5500 روپے
فی پرچہ ..... -/15 روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

سکتی ہیں اور نہ ان کا نظام تبدیل ہوسکتا ہے' ماسواء اس کے کہ مسلمان معاشروں میں افراتفری پیدا ہو اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس افراتفری سے فائدہ کس کو ہوگا؟ ظاہر ہے کہ امریکہ اور اس کے حواری غیر مسلم ممالک اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ تو ''داعش'' حقیقت میں مسلمان ممالک میں امریکہ کے مفادات کے تحفظ کا باعث بن رہی ہے۔

- دورِ حاضر میں دعوت' جہاد' اصلاح' امارت' خلافت' امامت اور اس قسم کے پرکشش دعوے کرنے والی جماعتوں اور ان کے لیڈروں پر آنکھیں بند کر کے اعتماد نہیں کرنا چاہیے' بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے پیچھے کون کون سی قوتیں اور چالیں کارفرما ہیں۔ ''داعش'' کے متعلق حال ہی میں روزنامہ نوائے وقت میں امریکی اخبار کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ ''داعش'' کے سربراہ ابوبکر البغدادی کو امریکی ''سی آئی اے'' نے اسرائیلی انٹیلی جنس ''موساد'' کے ذریعے عسکری ٹریننگ دی اور اسے سخت مراحل سے گذارا تا کہ یہ امریکی مفادات کو تحفظ دے سکے۔ اس کو تقریر کرنے کا فن بھی سکھایا تا کہ فن خطابت اور بیانات کے ذریعے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یہ اپنی طرف مائل کر سکے۔ ''داعش'' کی طرف سے تواتر کے ساتھ جو بیانات نشر ہو رہے ہیں ان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ''داعش'' کی قیادت کو بیان بازی کی مشق کروائی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں بھی بہت سے جذباتی نوجوان ''داعش'' کی بعض کاروائیوں کی وجہ سے انہیں حق پر سمجھے بیٹھے ہیں۔
- اس وقت عالم اسلام کو سب سے زیادہ نقصان باہمی اختلاف وافتراق سے پہنچ رہا ہے۔ اگر مسلمانوں میں اتفاق پیدا ہو جائے تو وہ اتنی بڑی طاقت ہیں کہ دنیا کی غیر مسلم طاقتیں ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں۔ یہ بھی اسلام دشمن طاقتوں کی پالیسی ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر کمزور کر دیا جائے۔ ''داعش'' کو چاہیے تھا کہ اگر کچھ علاقوں پر اس کا کنٹرول ہوا تھا تو وہ مسلم حکمرانوں کو اتحاد واتفاق کی دعوت دیتے اور دنیائے اسلام کے نام ایسا پیغام چھوڑتے جس میں اخوت ومحبت کی جھلک نظر آتی' مگر اس نے مختصر علاقے پر قبضہ کرتے ہی یہ بیان دیا کہ ''داعش'' عنقریب آل خلیفہ' آل نہیان' آل صباح اور دیگر مسلم ریاستوں کے امراء کا تختہ الٹ کر رکھ دیں گے۔ اس کے اس بیان سے صاف نظر آ رہا ہے کہ وہ مسلم حکومتوں کے استحکام اور امن وامان کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ نیز وہ حکمرانوں سے عوام الناس کو لڑانا چاہتے ہیں۔ ''داعش'' کے ان اصولوں کو دیکھ کر ہر شخص یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ مسلمانوں کے لیے بہت بڑا فتنہ اور ان کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔

ان مذکورہ حقائق کی روشنی میں اگر ''داعش'' کے جلد ابھرنے اور شہرت حاصل کرنے کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ یہ دور حاضر کے فتنوں میں سے ایک بہت بڑا فتنہ ہے' جس کا مقصد امت مسلمہ کے وجود کو کمزور کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فتنے سے امت کو محفوظ فرمائے۔ آمین!

عمران پلان ''سی'' کے بعد پلان ''زیڈ'' بھی بنا لیں تو نواز شریف سے استعفیٰ نہیں لے سکتے

۱۰۰ دن سے زائد دھرنے اور جلسوں سے حکومت دباؤ میں نہیں آسکی۔ ایک جلسے سے کیسے آئے گی۔ پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ عمران پلان سی کے بعد پلان زیڈ بھی بنالیں تو نواز شریف سے استعفیٰ نہیں لے سکتے۔ ۱۰۰دن سے زائد دھرنے اور جلسوں سے حکومت دباؤ میں نہیں آسکی ایک جلسے سے کیسے آئے گی۔ عمران خاں کے انداز نے مہذب اور جمہوری طرز سیاست کا جنازہ نکال دیا ہے۔ مرکزی دفتر میں مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ بداخلاقی اور بدزبانی کے ذریعے سسٹم تبدیل کرنے والوں نے نوجوانوں کے اخلاق بگاڑ کر رکھ دیے ہیں۔ نیا پاکستان بنانے والے اور تبدیلی کے دعویداروں سے خیبر پختونخوا کے غیور عوام پوچھنا چاہتے ہیں کہ عمران خان نے الیکشن سے پہلے ۹۰دن میں کرپشن کے خاتمے کا اعلان کیا تھا چار ماہ میں دہشت گردی کے خاتمے کا کہا تھا۔ کرپٹ لوگوں کا احتساب ہوگا۔ میرٹ کی پالیسی پر عمل ہوگا۔ تھانوں میں عام آدمی کو انصاف ملے گا۔ نوکریاں میرٹ کی بنیاد پر تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ملیں گی۔ ہسپتالوں میں ادویات مفت فراہم کی جائیں گی۔ اکثر مریضوں کی خدمت کریں گے۔ لوگ خود تبدیلی محسوس کریں گے۔ صوبے خیبر پختونخوا کو ماڈل صوبہ بنائیں گے۔ لیکن عوام کے ساتھ ایک وعدہ بھی پورا نہیں کیا گیا۔ ہسپتال کے نظام میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکے۔ غریب لوگوں کو ہسپتالوں میں مفت ادویات ملنا ایک خواب بن چکا ہے۔ میرٹ پر نوکریاں نہیں ملتیں، اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ڈگریاں اپنے ہاتھوں میں لئے پھر رہے ہیں۔ لیکن انہیں روزگار نہیں مل رہا' سفارش کی بنیاد پر نوکریاں بانٹی جا رہی ہیں۔ تھانوں میں عام آدمی کو انصاف نہیں مل رہا۔ کرپٹ لوگوں کو ابھی تک احتساب کے شکنجے میں نہیں لایا گیا۔ خیبر پختونخوا میں ۸۰ ارب روپے کے ترقیاتی فنڈز کو پسماندہ اور ناخواندہ اضلاع میں خرچ نہیں کیا گیا، کیونکہ عمران خان کہتے ہیں کہ اس میں کرپشن ہوگی اگر اپنی صوبائی حکومت پر اعتماد نہ ہو اور اپنی حکومت میں یہ اہلیت نہ ہو کہ شفاف طریقے سے ترقیاتی فنڈز خرچ کر سکیں تو پورے ملک میں فنڈز کیسے خرچ کریں گے.....؟!

حکومت کو ملک یا شہر بند کرنے کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہونا چاہیے۔ امیر محترم

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ حکومت کو ملک یا شہر بند کرنے کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہونا چاہیے۔ اگر 100 دن سے زائد کا دھرنا دیکھ لیا ہے تو شہر بند کرانے کا نظارہ بھی دیکھ لینا چاہیے کوئی طوفان نہیں آئے گا۔ محب وطن عوام اور تاجروں نے عمران کی دھمکیوں کو مسترد کر دیا ہے۔ مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ میں علماء کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ سیاست میں بلیک میلنگ کا نیا رواج خوفناک ہے۔ دھاندلی کا جہاں تک معاملہ ہے تو یہ کام عدالتوں نے کرنا ہے یا الیکشن کمیشن نے، الیکشن نگران سیٹ اپ نے کرانے کا معاملہ موجودہ حکومت پر اتارا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات اچھی بات ہے مگر عمران کے دباؤ میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے جمعیت علمائے اسلام کے رہنماء مولانا خالد محمود سومرو کے بہیمانہ قتل کی پرزور مذمت کی اور کہا کہ ملک کو ایک سازش کے تحت ایک بار پھر فرقہ وارانہ کشیدگی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ ہمیں مذہبی رواداری کے کلچر کو فروغ دینا چاہیے۔ علماء کو تحفظ فراہم کرنا ریاستی اداروں کا فرض ہے۔ دریں اثناء انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مبلغین، علماء کے خلاف ناجائز مقدمات کے اندراج کی مذمت کی اور حکومت سے گرفتار علماء کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

ذبح کرنے کا طریقہ

سوال ہمارے ہاں جب کوئی جانور ذبح کیا جاتا ہے تو اکثر لوگ اسے ذبح کرنے کے بعد اس کی گردن کو پیچھے کی طرف موڑ کر جھٹکے سے اس کا منکا توڑ دیتے ہیں۔ پھر چھری کی نوک سے اس کی بقایا رگیں کاٹ دی جاتی ہیں' کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب جانور کو ذبح کرنے کے متعلق ہم افراط وتفریط کا شکار ہیں' ہمارا مشاہدہ ہے کہ ذبح کرتے وقت آناً فاناً جانور کی شہ رگ کاٹ دی جاتی ہے۔ پھر اس کی گردن پچھلی جانب موڑ کر اس کا منکا توڑ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد چھری کی نوک سے حرام مغز کی بتی کو بھی کاٹ دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے خون زیادہ تر جسم کے اندر ہی رہ جاتا ہے جو انسان کی صحت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ بلکہ بہنے والا خون جسے دم مسفوح کہا جاتا ہے اگر جسم کے اندر ہی رہ جائے تو ایسا جانور نیم حرام کے زمرہ میں آتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ ذبح کرتے وقت جانور کی کھال اور معمولی سا حلق کاٹتے ہیں' اس کی پوری رگیں نہیں کاٹتے جس کی وجہ سے جانور تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے۔ اسے حدیث میں "شریطة الشیطن" یعنی شیطان کا ذبیحہ کہا گیا ہے۔ اس کی تفسیر بایں الفاظ کی گئی ہے: "ذبیحہ کی کھال کاٹ دی جائے مگر رگیں نہ کاٹی جائیں' پھر اسے یونہی چھوڑ دیا جائے حتی کہ وہ مر جائے۔" (ابوداود' الضحایا: ۲۸۲۶)

یہ روایت اگرچہ سند کے لحاظ سے ضعیف ہے تاہم اس طرح کا ذبح کیا ہوا حلال نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایسا کرنا ذبح کے اصولوں کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں ذبح کے لیے "ذکیتم" کا لفظ آیا ہے' اس سے مراد جانور کو اس طرح ذبح کرنا ہے کہ اس کی جان جلد از جلد بسہولت نکل جائے' اس کا تعلق چھری کی تیزی اور اس کے استعمال میں چابک دستی سے ہے۔ جانور کی کھال کاٹنے کے بعد تھوڑا سا حلق کاٹنا یا گردن موڑ کر اس کا منکا توڑنا اسے تکلیف در تکلیف میں مبتلا کرنا ہے۔ بلکہ چاہیے کہ جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کا تمام خون نکل جائے پھر ٹھنڈا ہو کر بے حس وحرکت ہو جانے تک اس کی کھال اتارنے میں جلدی نہ کی جائے۔ جبکہ حرام مغز کاٹ دینے سے جسم دم مسفوح سے پوری طرح پاک نہیں ہوتا' کیونکہ حرام مغز کے ذریعے دماغ اور جسم کا رابطہ قائم رہتا ہے اور اس کے ذریعے بہنے والے خون کی نجاست سے جسم پاک ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ ذبح کے وقت جلد کاٹنے کے بعد درج ذیل رگیں کاٹی جائیں:

- **حلقوم**..... اس سے مراد سانس کی رگ ہے' اس کے کاٹنے سے سانس لینے کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔
- **مری**..... کھانے پینے کی نالی' اس کے ذریعے چارہ اور پانی وغیرہ معدہ میں جاتا ہے' اس کے کاٹنے سے کوئی غذا وغیرہ معدہ میں نہیں جا سکتی' اسے بھی کاٹنا چاہیے۔
- **الودجان**..... اس سے مراد وہ دو رگیں جو حلقوم اور مری کے اردگرد ہوتی ہیں' ان کے ذریعے خون گردش کرتا ہے' ان کے کاٹنے سے دم مسفوح نکل جاتا ہے۔

ان کے بعد گردن کی ہڈی کا جوڑ ہوتا ہے' یہی وہ جوڑ ہے جسے گردن موڑ کر کھولا جاتا ہے اور اسے ہم منکا ٹوٹ جانے سے تعبیر کرتے ہیں۔ پھر سفید دھاگے کی طرح حرام مغز روئی کی بتیوں کی شکل میں نظر آتا ہے۔ اس کے کٹ جانے سے جسم اور دماغ کا تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ ذبح کرتے وقت صرف گردن کی ہڈی تک کاٹنا ذبح کے اصولوں کے خلاف ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان "نحر اور ذبح کا بیان" قائم کیا ہے۔ انہوں نے اس کے تحت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق لکھا ہے کہ وہ حرام مغز کاٹنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جانور کو اس کی گردن کی ہڈی تک کاٹ کر چھوڑ دیا جائے تا آنکہ وہ ختم ہو جائے۔ امام بخاریؒ نے سیدنا عطاء بن ابی رباحؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ذبح کرتے وقت جانور کی رگیں کاٹنا ہوتی ہیں' میں ان کے ساتھ حرام مغز کو کاٹنا اچھا خیال نہیں کرتا۔ (بخاری' الذبائح' باب نمبر ۲۳)

مزید برآں یہ ہے کہ جن جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے' ان کی تین اقسام ہیں:

- وہ جانور جنہیں آسانی کے ساتھ زمین پر لٹایا جاتا ہے جیسے بھیڑ بکری اور گائے وغیرہ
- وہ جانور جنہیں آسانی کے ساتھ زمین پر نہیں لٹایا جا سکتا جیسے اونٹ وغیرہ
- وہ بے قابو جانور جسے نہ زمین پر لٹایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے کھڑا کیا جا سکتا ہے۔

پہلی قسم کے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے' اس شرعی ذبح کی تین شرائط ہیں:

① چھری پھیرتے وقت بسم اللہ' اللہ اکبر پڑھا جائے اور جانور کو قبلہ رو لٹایا جائے۔
② ذبح کرنے والا شخص مسلمان یا اہل کتاب سے ہو اور ذبح کرنے کی نیت سے چھری چلائے۔
③ شرعی طریقہ سے ذبح کرتے ہوئے جانور کی شاہ رگ اور دوسری رگیں کاٹ دی جائیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو۔'' (صحیح مسلم الصید والذبائح: ۱۹۵۵)

اچھی طرح ذبح کرنے کا مطلب حسب ذیل ہے:

① انسان' جانور کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے' اسے گھسیٹتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر نہ لے جائے۔

② اسے سختی اور بے دردی کے ساتھ زمین پر نہ گرائے۔

③ جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے اور تیز چھری کے ساتھ اسے ذبح کرے۔

④ ذبح کرتے وقت تقرب الی اللہ کی نیت کرے اور اسے قبلہ رخ لٹا کر بسم اللہ' اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے۔

⑤ نہایت چابکدستی کے ساتھ جلدی جلدی اس کی رگیں کاٹ دے۔

⑥ اسے دوسرے جانوروں کے سامنے ذبح نہ کرے اور ذبح کرنے کے فوراً بعد کھال اتارنا شروع نہ کرے بلکہ اس کے ٹھنڈا ہو جانے کا انتظار کرے۔

دوسری قسم کے جانور جنہیں آسانی کے ساتھ زمین پر نہیں لٹایا جا سکتا۔ مثلاً اونٹ وغیرہ' انہیں نحر کیا جاتا ہے جس کا طریقہ حسب ذیل ہے:

① اونٹ کا اگلا بایاں گھٹنا باندھ کر اسے تین ٹانگوں پر کھڑا کر دیا جائے۔

② سینے کی طرف ہنسلی کے پاس نرم جگہ پر کوئی تیز دھار آلہ مثلاً چھری' چاقو' نیزہ یا برچھی ماری جائے' پھر تیز آلہ کو دائیں بائیں حرکت دی جائے تا کہ سوراخ کھلا ہو کر خون جلدی بہہ جائے۔

③ جب اونٹ نڈھال ہو کر گر جائے تو ٹھنڈا ہونے پر اس کی کھال اتاری جائے اور گوشت بنایا جائے۔ قرآن میں ہے: ''تم ان اونٹوں کو کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو' جب وہ پہلو کے بل گر جائیں تو ان کا گوشت کھاؤ۔'' (الحج: ۳۶)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسے شخص کے پاس سے گذرے جس نے اونٹ کو ذبح کرنے کے لیے اسے زمین پر بٹھا رکھا تھا' یہ حالت دیکھ کر آپ نے فرمایا: ''اس کا گھٹنا باندھ کر اسے کھڑا کرو' یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔'' (بخاری' الحج: ۱۷۱۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کی بائیں ٹانگ باندھ کر اسے نحر کرتے تھے جبکہ وہ اپنی باقی ٹانگوں پر کھڑا ہوتا تھا۔ (ابوداود المناسک: ۱۷۶۷)

واضح رہے کہ اونٹ کو نحر کرتے وقت بھی بسم اللہ' اللہ اکبر پڑھ کر نیزا یا برچھی ماری جائے۔

تیسری قسم کا جانور جب بے قابو ہو کر وحشیانہ حرکتیں کر رہا ہو' اسے نہ تو زمین پر لٹایا جا سکے اور نہ ہی کھڑا کیا جا سکے تو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر جسم کے کسی بھی حصہ کو تیر یا کسی تیز دھار آلہ سے زخمی کر دیا جائے تو یہ بھی ذبح کی طرح ہے' اس طرح اگر وہ ختم ہو جاتا ہے تو وہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے کہ اچانک ایک اونٹ بدک کر بھاگ نکلا اور ہمارے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ اس دوران ایک آدمی نے اسے تیر سے مارا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے روک دیا۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بے قابو ہو کر بھاگ نکلتے ہیں' لہٰذا ان میں سے جو بھی تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں تو ان کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرو۔'' (بخاری' الذبائح: ۵۵۱۴)

اسی طرح اگر کوئی جانور کنویں میں گر جائے تو اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جا سکتا ہے' اس کا ذبح کرنا یہی ہے کہ جسم کے کسی بھی حصہ سے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر کسی تیز دھار آلہ سے خون نکال دیا جائے' اس کا زخمی کرنا ہی ذبح کرنا ہے۔ واللہ اعلم!

نیز ذبح کرنے کے لیے دن رات' مرد یا عورت کی کوئی پابندی نہیں۔ نیز آلہ ذبح کے لیے چھری کا ہونا بھی ضروری نہیں بلکہ کسی بھی تیز دھار آلہ مثلاً چاقو' بانس کی پھانگ' پتھر اور شیشہ وغیرہ سے ذبح کیا جا سکتا ہے یعنی جس چیز سے خون بہایا جا سکے' اس کے ساتھ بسم اللہ اکبر اکبر پڑھ کر ذبح کیا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو چیز خون کو بہا دے اور جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو تو اس جانور کو کھا لو' ہاں آلہ ذبح دانت اور ناخن نہیں ہونا چاہیے کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔'' (بخاری' الذبائح والصید: ۵۵۴۳)

اہل حبشہ بڑے وحشیانہ طریقہ سے جانور ذبح کرتے تھے' چھوٹے موٹے جانور یا پرندے کو منہ میں لے کر دانتوں سے اس کی گردن کاٹ دیتے تھے یا پھر اپنے ناخنوں کو بڑھا لیتے اور ان سے چھری کا کام لیتے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان سے ذبح کرنے کی ممانعت فرما دی۔

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت نے تیز دھار پتھر کے ساتھ بکری کو ذبح کر دیا' جب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم دے دیا۔ (بخاری' الوکالہ: ۲۳۰۴)

اس حدیث سے دو مسائل معلوم ہوئے:

① جانور کو صرف چھری سے ہی نہیں بلکہ ہر تیز دھار آلہ سے ذبح کیا جا سکتا ہے۔ ② عورت بھی جانور ذبح کر سکتی ہے خواہ وہ کسی حالت میں ہو۔

جانور کو قبلہ رو لٹانا چاہیے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس جانور کا گوشت تناول فرمانا ناپسند کرتے تھے جسے قبلہ رخ کیے بغیر ذبح کیا جاتا تھا۔ (مصنف عبدالرزاق' حدیث نمبر: ۸۵۸۵) واللہ اعلم!

حکمران اور رعایہ کے حقوق

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر اُسامہ خیاط حفظہ اللہ

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظر ثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اے بندگانِ الٰہی! اللہ سے ڈرتے رہو اور یاد رکھو کہ تم اس سے ملنے والے اور اس کے سامنے کھڑے کیے جانے والے ہو۔

﴿يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝﴾ (النبأ)

''جس دن انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی کو دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہو جاتا۔''

چنانچہ خوش بخت وہی ہے جو اس موقع کی تیاری میں یوں مشغول ہو جائے کہ ہر خیر کو اثاثہ بنائے، ہر میدان میں اللہ کی جانب گامزن رہے، ہر راستے میں اس کے لیے تگ و دو کرے، اس کے حضور وسیلہ ڈھونڈے اور اس کی جانب میں قبولیت، بخشش اور رضا مندی کی امید رکھے۔

اے بندگانِ الٰہی! جب ان دلائل اور ہدایتوں کے متعلق جہالت عام ہو جائے جو اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر اتاری ہیں اور جب اللہ کے پیغمبر ﷺ کے لائے ہوئے حق کے متعلق علم کم ہو جائے تو بہت سارے لوگوں کے افکار بگڑ جاتے اور عقلیں بھٹک جاتی ہیں، پھر وہ اللہ کے راستے سے منحرف ہو کر دیگر راہوں پر چل نکلتے ہیں اور تفرقہ بازی میں پڑ جاتے ہیں۔

پھر ان میں سے بہت سارے اللہ کے متعلق بغیر علم کے بات کر کے گناہ اور زیادتی میں پڑتے ہیں اور جھوٹ اور برائی کو فروغ دیتے ہیں، کیونکہ ان کی خواہش نفس اور شیطان کی پرستش کا تقاضا یہی ہوتا ہے، شیطان اور اس کا لشکر ان کے لیے کچھ راہوں کو مزین کر دیتے ہیں، ان کو کچھ دوسرے راستوں کی جانب بلاتے ہیں اور کچھ ایسی باتوں، شعارات اور نعروں کو پھیلاتے ہیں جن کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی، نہ ان کی صحت کی دلیل قرآن وسنت سے اور سلف صالحین کے عمل سے ملتی ہے اور نہ ہی عملی دنیا میں اور عصر حاضر کے تقاضوں میں کوئی ایسی بات ملتی ہے جو ان کی تائید کرتی ہو اور انہیں درست قرار دیتی ہو۔

چنانچہ ان معاملات میں سرفہرست وہ معاملہ ہے کہ جس میں بہت ساری جماعتیں اور تنظیمیں تشکیک پیدا کرتی ہیں، اس کی صحیح صورت کو مسخ کرتی ہیں یا سرے سے اس کا انکار کرتی ہیں اور یوں اہل سنت والجماعت کے ایک اصول کو تحریف وتغیر، تشکیک اور انکار کی سان پر چڑھا دیتی ہیں۔

ان میں سے بہت سارے اللہ کے متعلق بغیر علم کے بات کر کے گناہ اور زیادتی میں پڑتے ہیں اور جھوٹ اور برائی کو فروغ دیتے ہیں، کیونکہ ان کی خواہش نفس اور شیطان کی پرستش کا تقاضا یہی ہوتا ہے

وہ اصول یہ ہے کہ مسلمان حکمرانوں کی بات سنی اور مانی جائے، ان کے خلاف بغاوت نہ کی جائے اور ان کی فرمانبرداری سے ہاتھ نہ کھینچا جائے۔ یہ لوگ محکم آیات، واضح احادیث اور ائمہ امت کے ثابت اور طے شدہ اجماعات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اس اصول کا انکار کر دیتے ہیں۔

اے بندگانِ الٰہی! ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب میں مسلم حکمران کی فرمانبرداری کا حکم اس قدر واضح انداز میں دیا ہے جس میں کوئی اشتباہ نہیں، چنانچہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝﴾ (النسآء)

''اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (ﷺ) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔''

جبکہ مفسرین کے امام حضرت ابن جریر طبری رحمہ اللہ کے مطابق اس آیت میں

''اولوالامر سے مراد حکام اور فرمانروا ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ایسے امور میں فرمانرواؤں اور حکمرانوں کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے جن میں اللہ کی اطاعت اور مسلمانوں کی مصلحت ہو۔''

بہت سارے علماء کا بھی یہی خیال ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ اس قول کی تائید میں فرماتے ہیں:

''جب یہ بات طے ہے کہ اللہ، اس کے پیغمبر اور عادل فرمانروا کے علاوہ کسی کی فرمانبرداری واجب نہیں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ہمیں یوں حکم دیا ہے کہ

''اللہ کی اور اس کے پیغمبر کی اطاعت کرو اور اپنے ''صاحب امر'' کی۔''

تو یہ بات خود بخود طے ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جن اصحاب امر کی فرمانبرداری کا حکم دے رہا ہے، ان سے مراد حکمران ہی ہیں جنہیں مسلمان اپنا معاملہ سونپتے ہیں اگرچہ ہر اس آدمی کی بات ماننا ضروری ہے جو اللہ کی نافرمانی چھوڑنے اور اس کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دے۔

اس کے ساتھ ساتھ حکمران ہی وہ لوگ ہیں جن کا حکم ماننا اور نافرمانی نہ کرنا واجب ہے۔ اللہ نے اپنے بندوں پر ان کی فرمانبرداری لازم قرار دی ہے جب یہ

اپنی رعایا کو کسی ایسی بات کا حکم دیں جس میں عام رعایا کی مصلحت ہو۔''

اللہ کے بندو! اسی بات کا حکم صحیح احادیث میں بھی روز روشن کی طرح واضح انداز میں دیا گیا ہے۔

چنانچہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ اپنی اپنی کتابوں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان آدمی کی ذمہ داری ہے کہ حکم سنے اور فرمانبرداری کرے خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند، سوائے اس کے کہ نافرمانی کا حکم دیا جائے، چنانچہ اگر اسے کسی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو کوئی سمع و طاعت نہیں۔''

''جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔''

پسند اور ناپسند سے مراد یہ ہے کہ اپنے مقصد کے موافق ہو یا مخالف۔

اسی طرح امام مسلم بن حجاج قشیری رحمہ اللہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خواہ تنگی ہو یا آسانی، پسند ہو یا ناپسند اور خواہ تم پر کسی کو ترجیح دی جائے، ہر صورت میں حکم سنو اور فرمانبرداری کرو یعنی جی چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو، تنگی ہو یا آسانی یا طبیعت پر گراں گزرنے والی کوئی بات ہو، ہر حال میں فرمانبرداری کرو بشرطیکہ اس حکم میں کوئی نافرمانی نہ ہو۔''

اسی طرح صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آتا ہے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔''

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حکم سنو اور فرمانبرداری کرو خواہ تم پر کوئی ایسا حبشی غلام فرمانروا بنا دیا جائے جس کا سر خشک انگور جیسا ہو۔''

اسی طرح امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ اپنی اپنی کتابوں میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعوت دی اور ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جن باتوں کی بیعت لی، ان میں یہ بھی شامل تھا کہ ہم حکم سنیں گے اور فرمانبرداری کریں گے، خواہ جی چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو، تنگی ہو یا آسانی اور خواہ ہم پر کسی کو ترجیح دی جائے اور یہ کہ ہم حکمرانوں سے حکومت کے لیے نہیں جھگڑیں گے سوائے اس کے کہ ان میں کوئی ایسا واضح کفر نظر آ جائے جس کے لیے اللہ کی طرف سے کوئی دلیل موجود ہو۔''

اس حدیث میں واضح کفر سے مراد ایسا نمایاں، ظاہر اور واشگاف کفر ہے جس میں کوئی شک نہ ہو۔

اے بندگانِ الٰہی! اللہ تعالیٰ نے اسی بنیاد کی حفاظت و پاسداری کے لیے اور طبیعتوں کو اس کا عادی بنانے کے لیے فرمانروا کی توقیر و احترام کا حکم اور ترغیب دی ہے اور ہر ایسے عمل سے مکمل طور پر دور رہنے کا حکم دیا ہے جس میں اس کی توہین ہو، اس کی شان میں بے ادبی ہو یا اس کے خلاف اشتعال پیدا ہوتا ہو۔

کچھ علماء کا کہنا ہے:

''جب حکمران کے متعلق اس کی پیٹھ پیچھے کوئی بات کرنا یا سر عام اسے ٹوکنا اس کی توہین کے زمرے میں آتا ہے تو لازمی طور پر اس بات کا خیال رکھنا ان علماء کے لیے ضروری ہے جو ان سے میل جول رکھتے ہیں، ان کے پاس آتے جاتے ہیں اور ان کی نصیحت سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ کیونکہ محفلوں اور مسجدوں میں، اخبارات میں، منبروں پر اور دیگر مقامات پر حکمران کی کسی ایسی بات کی برسر عام مخالفت کرنے کو ہرگز نصیحت نہیں کہا جا سکتا جو ضروریات دین کے خلاف نہ ہو۔ لہٰذا جو لوگ ایسا کرتے ہیں، خواہ وہ حسن نیت سے ہی کرتے ہوں، ان کے اس فعل سے دھوکا نہ کھاؤ کیونکہ یہ سلف صالحین رحمہم اللہ کی روش کے خلاف ہے جبکہ تیری ہدایت کا ذمہ دار اللہ ہے۔''

اس لیے اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہونی چاہیے کہ اگر اہل علم لوگ رعایا کے لیے مسلمان حکمران کی عزت و توقیر کرنا واجب قرار دیں۔

جس کی توجیہ امام قرافی رحمہ اللہ کے الفاظ میں یوں ہے:

''عوام کی مصلحت اور مفاد کا خیال رکھنا واجب ہے جبکہ یہ واجب اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتا جب تک رعایا کے دلوں میں حکمرانوں کی تعظیم نہ ہو۔ اگر رعایا حکمرانوں کی بات نہیں مانے گی تو اس مصلحت کا حصول ناممکن ہو جائے گا۔ اس لیے جس شے کے بغیر کوئی واجب پورا نہ ہوتا ہو، وہ شے بھی واجب ہوتی ہے۔''

اس لیے اے بندگانِ الٰہی! اہل سنت والجماعت کے عقیدے کی اس بنیادی بات کو مضبوطی سے تھام لو اور اس منہج کے سلسلے میں صحابہ کرام، تابعین اور تبع و تابعین کے نقش قدم پر چلو کیونکہ اسی طرز عمل سے اختلاف اور تنازع کا دروازہ بند ہوتا ہے، دل جڑتے ہیں، اتحاد پیدا ہوتا ہے، فتنے کی آگ سرد پڑتی ہے، پریشانیوں کا خاتمہ ہوتا ہے، دشمن برباد ہوتے ہیں اور ان کی چالبازیوں کے تیر انہی کی جانب پلٹ جاتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ ترقی کا دور دورہ ہوتا ہے، خوشحالی فروغ پاتی ہے، چاروں جانب حفاظت کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے، آبادیاں بستی ہیں، خیر بڑھتی ہے، امن عام ہوتا ہے اور سلامتی فروغ پاتی ہے۔

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اے بندگانِ الٰہی! رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث مبارکہ بھی نبوت کے جامع ترین کلمات کے اثاثے میں سے ایک ہے جس کو امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں صحیح سند کے ساتھ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ منیٰ میں خیف نامی جگہ پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش وخرم رکھے جس نے میری بات سن کر اسے خوب یاد کیا، پھر اسے ایسے آدمی تک پہنچایا جس نے وہ بات نہیں سنی تھی۔ بہت سارے فقہ والے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس کوئی فقہ نہیں ہوتی اور بہت سارے فقہ والے ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایسے آدمی تک بات پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین باتوں کے متعلق مومن کا دل خیانت نہیں کر سکتا۔ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا اور فرمانروا کی خیر خواہی کرنا۔''

جبکہ ایک حدیث کے الفاظ یوں ہیں: ''حکمران کی فرمانبرداری کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ مسلمانوں کے لیے دعا کی جائے تو جماعت ہی کے لیے ہوتی ہے۔

یہ ایک عظیم اور جامع حدیث ہے جس میں دین اور دنیا کا سدھار بھی ہے اور دنیا و آخرت کی سعادت بھی۔

چنانچہ یہ تین باتیں جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مطابق دین کے اصول اور بنیادیں ہیں، ان میں وہ تمام حقوق آ جاتے ہیں جو اللہ کے اور بندوں کے ہیں اور دنیا و آخرت کی تمام مصلحتیں بھی انہی تین امور میں سمٹ آتی ہیں۔

اس کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ حقوق کی دو قسمیں ہیں ایک اللہ کا حق ہے اور دوسرا بندوں کا۔ اللہ کا حق یہ ہے کہ ہم صرف اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

جبکہ بندوں کے حقوق دو طرح کے ہیں: ایک عام دوسرے خاص۔ خاص حقوق کی مثال والدین کے ساتھ حسن سلوک اور بیوی اور پڑوسی وغیرہ کے حقوق سے دی جا سکتی ہے۔ یہ حقوق دین کی فروعات میں سے ہیں کیونکہ بعض اوقات آدمی ان حقوق کے وجوب سے محروم ہوتا ہے اور ان کی مصلحت بھی خاص اور انفرادی نوعیت کی ہوتی ہے۔

رہے عام حقوق تو یاد رکھنا چاہیے کہ لوگوں کی دو اقسام ہیں: حکمران اور رعایا۔ چنانچہ حکمرانوں کے حقوق یہ ہیں کہ ان کی خیر خواہی کی جائے اور ان کے خلاف بغاوت نہ کی جائے جبکہ رعایا کے حقوق میں یہ بات شامل ہے کہ جماعت کو لازم پکڑا جائے کیونکہ رعایا کی مصلحت وحدت میں ہے۔ سارے لوگ گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتے بلکہ لوگوں کے دین اور دنیا کی مصلحت اسی میں ہے کہ وہ اکٹھے رہیں اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

اس لیے اے بندگانِ الٰہی! اللہ سے ڈرتے رہو اور دنیا کی کامرانی اور آخرت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اس نصیحت کو اپنے لیے زادِ راہ اور اثاثہ بناؤ۔

❀❀❀❀❀

بقیہ حریت فکر کے مجاہد

اور مولانا ولایت علی بھی شامل تھے۔ یہ تمام لوگ شوق شہادت لیے برصغیر کے شمال میں آئے تھے۔ انہوں نے اپنے رب کے احکامات کی پیروی اور سنت رسول ﷺ کے احیاء کی خاطر اہل وعیال کو چھوڑا' جائیدادیں' باغات کاشتکاری کے رقبے سب کچھ ترک کر کے ہجرت اختیار کی۔ جہاد کے قیام میں کسی قسم کی سستی اور کوتاہی گوارا نہ کی۔ داعیان دین حق کی روانگی کے وقت مولانا ولایت علیؒ کو اپنا ملبوس خاص اور کلاہ عطا کی اور فرمایا کہ کلمہ حق بیان کرنے میں کسی کا خوف اور لحاظ نہ کیجیے گا۔ خلق خدا کو ان کے رب کی طرف دعوت دیتے رہیے گا کہ تمام خیر اور برکت اسی فرض کی ادائیگی میں ہے۔

اسی پنجتار سے روانگی کے وقت مجاہدین کا رنج وملال فطری بات تھی' وہ اپنے ان ساتھیوں اور دوستوں سے جدا ہو رہے تھے جنہوں نے نہایت برے حالات میں بھی سید احمدؒ کا ساتھ نہ چھوڑا تھا۔ پنجتار سے رخصت ہونے لگے تو فرمایا کہ ہم روانہ ہوتے ہیں' ہماری راہ دشوار اور منزلیں کٹھن ہیں' منزل کا بھی پتہ نہیں' کیا خبر کل کا سورج ہمارے لیے کیا پیام لے کر طلوع ہو؟ لہٰذا جو چاہے اپنی خوشی سے ہمارے قافلے سے علیحدہ ہو جائے۔ ارباب بہرام نے سید احمدؒ کی یہ بات سنی تو آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں۔ کہنے لگے: آپ اور آپ کے ہزاروں ساتھی ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے یہاں آئے تھے' یہ کام تو ہمارے کرنے کا تھا' تحریک مجاہدین تو ہماری تحریک ہے۔ آپ نے ہندوستان کے کونے کونے سے ہیرے موتی اکٹھے کر کے ہمارے دامن بھر دیئے لیکن ہمارے خوانین اور ضمیر فروش علماء نے ان کی قدر نہ کی' لیکن رب کعبہ کی قسم! میں آخری سانس تک سید بادشاہ آپ کا ساتھ ترک نہ کروں گا۔ میرا یہ عہد آپ اور آپ کے جانثار ساتھیوں کے ساتھ ہے' میرا یہ عہد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہے۔

❀❀❀❀❀

بقیہ سعودی حکومت ... اور مقامات مقدسہ

لیے اس تعاون کا واضح ثبوت ہے۔

پوری دنیا میں جہاں مساجد' مدارس اور اسلامی مراکز کے قیام کا مسئلہ ہے' سعودی حکومت پوری دنیا میں ان کی تعمیر پر دل کھول کر خرچ کر رہی ہے اور جہاں بھی اسلامی اداروں اور مساجد کی ضرورت ہوتی ہے وہاں کے مسلمانوں کے لیے وہ تعمیر کرتی ہے۔ اسی طرح ایسے علاقوں اور ملکوں میں جہاں کے مقامی مسلمان اپنے طور پر مسجد ومدرسہ وغیرہ بنانے کی استطاعت نہیں رکھتے' سعودی حکومت کے تعاون سے ان کی اس بنیادی ضرورت کا بندوبست کر دیا جاتا ہے۔ پاکستان کی عظیم الشان شاہ فیصل مسجد بھی سعودی عرب کی خصوصی امداد ہی سے تعمیر ہوئی ہے۔ اسی طرح دنیا میں کتنی ہی مسجدیں اور دینی ادارے اس کے خصوصی تعاون سے قائم ہوئے اور چل رہے ہیں۔

درخواست دعائے صحت

❀ الحاج محمد شریف قاسم امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی ساہیوال ہفتہ عشرہ سے صاحب فراش ہیں۔ بحمداللہ اب ان کی طبیعت روبصحت ہے تاہم قارئین کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ ونافعہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔ شکریہ (ادارہ)

ضروری گزارش

❀ بعض اہل علم وقلم ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کے لیے شائع شدہ مضامین اور اصل کی بجائے فوٹو کاپی ارسال کر دیتے ہیں۔ ایسے مضامین کے لیے معذرت ہے۔ (ادارہ)

نگران برائے انتخابات مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ خیبر پختونخواہ

نمبر شمار	نام نگران	نام ضلع
1	مولانا عبدالقادر ٹانک	ڈی آئی خان+ ٹانک+ لکی مروت
2	عبدالسلام خاں کوہاٹ	بنوں+ کوہاٹ
3	مولانا عبدالسلام سلفی	ضلع پشاور
4	مولانا شاہ روئیداد آف دیر	نوشہرہ
5	ڈاکٹر ذاکر شاہ	چارسدہ
6	حاجی گل زماں آف بٹ خیلہ	مردان
7	مولانا فضل الرحمٰن مدنی	مالاکنڈ

نمبر شمار	نام نگران	نام ضلع
8	مولانا افضل سواتی	دیر
9	حاجی سعید الرحمٰن مولانا افضل سواتی	سوات+ بونیر+ کوہستان
10	مولانا محمد سلیمان حویلیاں	ہری پور
11	مولانا محمد سلیمان حویلیاں	ایبٹ آباد
12	حاجی غلام مصطفیٰ چوہان	مانسہرہ
13	بھائی حمید اللہ آف دیر	چترال

نگران برائے انتخابات مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ سندھ

نمبر شمار	نام نگران	نام ضلع	فون نمبر
1	مولانا عبدالرحمٰن ثاقب	سکھر	0321-3137886
2	مولانا عبدالرحمٰن ثاقب	شکارپور	0321-3137886
3	مولانا عبدالرحمٰن ثاقب	دادو	0321-3137886
4	قاری محمد عثمان	خیرپور	0344-3338277
5	قاری محمد عثمان	نوشہرو فیروز	0344-3338277
6	حافظ زبیر کاکا	نواب شاہ	
7	امیر عبداللہ فاروقی	حیدرآباد	0300-2603616
8	امیر عبداللہ فاروقی	ٹنڈو الہ یار	0300-2603616

نمبر شمار	نام نگران	نام ضلع	فون نمبر
9	مفتی خالد اکرم مدنی	ٹنڈو محمد خان	0345-2780850
10	جناب محمد رفیق سلفی	سانگھڑ	0333-2697738
11	جناب محمد رفیق سلفی	پاکپتن	0333-2697738
12	مولانا افتخار احمد ازہری	تھرپارکر	0332-2819002
13	مولانا محمد جمیل عاجز	عمرکوٹ	0308-3221816
14	مولانا محمد خاں محمدی	میرپورخاص	0300-3280299
15	شیخ شکیل اختر	کراچی	0332-2435702

انتخابی کمیٹی مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ بلوچستان

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے انتخابات 2014 کے لیے صوبہ بلوچستان کی درج ذیل انتخابی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے:

نمبر شمار	نام ممبر	عہدہ
1	مولانا عبدالرزاق خارانی	چیئرمین
2	مولانا محمد زکریا ذاکر	ممبر
3	مولانا عصمت اللہ	ممبر

نمبر شمار	نام ممبر	عہدہ
4	نجیب اللہ عابد	ممبر
5	مفتی سمیع اللہ	ممبر
6	حاجی محمد اقبال	ممبر

ڈاکٹر عبدالغفور راشد۔ چیئرمین انتخابی بورڈ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

عزت مآب شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود رحمہ اللہ

تحریر: جناب پروفیسر محمد یسین ظفر

یوں تو دنیا میں بہت سے عظیم المرتبت بادشاہ اور حکمران گزرے ہیں' جن کی شان وشوکت کی داستانیں آج زبان زدعام ہیں۔ انہوں نے اپنی سلطنت اور سطوت کو بڑی حکمت ودانائی سے قائم رکھا۔ ضرورت پڑنے پر ظلم وستم، قوت وطاقت کا بے دریغ استعمال بھی کیا۔ لیکن بہت کم ایسے حکمران اور سلاطین ہوئے جنہوں نے عدل وانصاف، رحم دلی، سخاوت وفیاضی، فہم وفراست اور خوش اخلاقی سے رعایا کو اپنا گرویدہ بنایا اور نیک نام لوگوں کی صف میں اپنا نام لکھوایا۔ عوام بھی ان کی رعیت بن کر رہنے کو سعادت سمجھتے۔ ان معدودے چند حکمرانوں میں سے ہمارے ممدوح عہد ساز شخصیت فضلیت مآب شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود رحمہ اللہ بھی ہیں۔

ابتدائی حالات!

شاہ عبدالعزیز 19 ذی الحجہ ۱۲۹۲ھ موافق 15 جنوری 1876 کو ریاض میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ماجد امیر عبدالرحمن بن فیصل بن ترکی آل سعود اس وقت نجد ریاض کے امیر تھے۔ یہ آل سعود کی حکومت کا عہد ثانی تھا۔ دوسری طرف خلافت عثمانی کا عمل دخل مشرق وسطی خاص کر عراق، شام، حجاز، مصر تک پھیلا ہوا تھا۔ حجاز میں الشریف حسین بطور گورنر فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ دوسری طرف نجد میں آل سعود کی حکومت اسلامی اصولوں پر کار بند تھی۔ لیکن نجد کے لوگوں میں اثر ورسوخ نہ تھا۔ وہ نجد میں تبدیلی لانا چاہتا تھا جس کے لیے بار بار فوجی کاروائی کر رہا تھا۔ اسے ترکوں کی حمایت حاصل تھی۔ لہٰذا 1886 میں شریف مکہ اپنے گماشتوں کے ذریعے نجد پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ حالات اس قدر خراب ہوئے کہ آل سعود کو نقل مکانی کرنا پڑی۔ شہزادہ عبدالعزیز کی عمر اس وقت صرف دس سال تھی۔ یہ لوگ پہلے قطر پھر بحرین چلے گئے۔ اس کے بعد کویت کے حاکم الشیخ مبارک الصباح کی خصوصی دعوت پر کویت چلے گئے۔ جہاں 1902ء تک مقیم رہے۔

شہزادہ عبدالعزیز کی تعلیم وتربیت!

کامیاب لوگوں کی ایک بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ برے سے برے وقت میں بھی وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت سے غافل نہیں ہوتے۔ گھر سے بے گھر ہوئے' حکمرانی سے دست کش ہونے کے باوجود امیر عبدالرحمن آل سعود نے اپنے بیٹے عبدالعزیز کی دینی تعلیم وتربیت کا پورا اہتمام کیا۔ وقت کے بہترین اساتذہ کی خدمات حاصل کیں۔ قرآن حکیم کی مکمل تعلیم حاصل کی اور چند پاروں کو حفظ کیا۔ عقیدہ توحید اور اس کے مبادیات سے آگاہی حاصل کی۔ فقہ اور اصول فقہ کی باقاعدہ تعلیم لی۔ آپ کے لیے بہترین اتالیق مقرر ہوئے جنہوں نے امور جہاں بانی اور انداز حکمرانی کے آداب سکھلائے۔ جبکہ حربی مہارت انہیں ورثے میں ملی تھی۔ گھڑ سواری، نیزہ بازی، تیر اندازی آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ کے چند ممتاز اساتذہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں: الشیخ القاضی عبداللہ الخریجی، الشیخ محمد بن مصیبیح، الشیخ عبداللہ بن عبداللطیف آل الشیخ۔

ریاض نجد پر حملے کی تیاری

شاہ عبدالعزیز نے شجاعت وبہادری، غیرت وحمیت کے ماحول میں آنکھ کھولی اور انہوں نے بچپن سے ہی جنگ وجدل کے مناظر دیکھے۔ خاص کر آل رشید نے جب ریاض پر قبضہ کیا تو یہ سارا منظر آپ کی آنکھوں میں محفوظ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب آپ سن شعور کو پہنچے تو اپنے والد گرامی سے ریاض کو واپس حاصل کرنے پر اصرار کیا۔ جبکہ والد اپنے نور چشم اور لخت جگر کو کسی مصیبت میں گرفتار نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ لیکن امیر عبدالرحمن کا یہ بہادر اور نڈر سپوت 24 سال کی بھر پور جوانی کا بہترین مصرف میدان کارزار کو سمجھتے تھے۔ وہ جلاوطنی کی زندگی سے تنگ آ چکے تھے اور اب فیصلہ کن قدم اٹھانا چاہتے تھے۔ جب عبدالعزیز کا تقاضا حد سے بڑھا تو ان کے والد نے بخوشی اجازت دے دی۔ شاہ عبدالعزیز پورے عزم واستقلال اور یقین کامل کے ساتھ 40 افراد پر مشتمل مختصر قافلۂ حریت کے ساتھ کویت سے روانہ ہوئے۔

یہ 1901ء کی ایک سہانی صبح تھی جب ایمان کی دولت سے مالا مال 40 نوجوانوں کا یہ پرعزم قافلہ نجد کی حدود میں داخل ہوا۔ یہ نوجوان حربی مہارت وکمالات سے بہرہ مند تھے اور شاہ عبدالعزیز کی کمان میں ریاض پر حملہ کرنے کے لیے بے تاب تھے۔ یہ ایسے جانثار تھے جن کے دل تقویٰ سے لبریز تھے اور موت سے بے خوف اعلیٰ ترین مقصد کو پانے کے لیے ہمہ وقت تیار تھے۔ ان نابغہ روزگار لوگوں میں شاہ عبدالعزیز کے بھائی امیر محمد اور عم زاد امیر عبداللہ بن جلوی بھی شامل تھے۔

یہ قافلۂ حریت جب ریاض کی حدود میں داخل ہوا تو سورج دا کی تھکن اتارنے کے لیے مغرب کی آغوش میں پہنچ چکا تھا اور رات نے سیاہ چادر اوڑھ لی تھی۔ سالار قافلہ نے اپنے رفقاء سے صلاح مشورہ کیا۔ نہایت سوچ وبچار اور غور وفکر کے بعد ایسی منصوبہ بندی کی جس میں غلطی کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ طے پایا کہ تیس نوجوان ریاض شہر کے باہر کھجوروں کے جھنڈ میں پناہ گزین ہوں۔ باقی دس شب خون کے لیے شاہی محل کا رخ کریں جس کی قیادت شاہ عبدالعزیز بنفس نفیس کر رہے تھے۔ آل رشید کے نامزد گورنر عجلان کے محل میں داخل ہوئے تو انکشاف ہوا کہ گورنر قلعہ میں سو رہے ہیں اور نماز فجر کے وقت محل میں آئیں گے۔ شاہ عبدالعزیز نے بڑی جرأت سے رفقاء کے ہمراہ محل کی دیوار کو پھلانگا اور اندر داخل ہو گئے۔ گورنر عجلان کے اہل خانہ اور دیگر خدمت گزاروں کو قریبی دالان میں بند کیا اور خاموشی اختیار کرنے کو کہا۔ نماز فجر کے لیے جب گورنر محافظوں کے جھرمٹ میں قلعہ سے نکلا تو شاہ عبدالعزیز نے اچانک حملہ کر دیا۔ گورنر نے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن امیر عبداللہ جلوی نے جا لیا اور قتل کر دیا۔ اس طرح شاہ عبدالعزیز نے بڑی آسانی کے ساتھ قلعہ اور محل پر قبضہ کر لیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے بآواز بلند اہل ریاض کو مخاطب کیا اور بتایا کہ میں امیر عبدالرحمن کا فرزند ارجمند عبدالعزیز آل سعود ہوں اور ہم نے اپنا کھویا ہوا حق واپس لیا ہے۔ لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا اور نعرہ تکبیر بلند کیا اور اس عظیم کامیابی پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ امیر عبدالعزیز کی آمد اور نیک

شہرت دور دور تک پھیل گئی اور لوگ اس کی بہادری کے قصے بیان کرنے لگے۔

شاہ عبدالعزیز بہت دور اندیش تھے۔ وہ اس بات سے پوری طرح باخبر تھے کہ آل رشید بہت جلد انتقام لینے کے لیے ریاض پر حملہ آور ہونگے۔ لہذا دفاعی حکمت عملی تیار کی گئی اور شہر ریاض کو حملہ آوروں سے محفوظ رکھنے کے لیے حفاظتی اقدامات کیے گئے۔ ابن رشید کو براہ راست ریاض پر حملہ کرنے کی جرأت تو نہ ہوئی البتہ باقی شہروں پر اپنے قبضے کی فکر لاحق ہوئی۔ اب شاہ عبدالعزیز کے حامیوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا اور شاہ بڑے حوصلہ سے اپنی پیش قدمی جاری رکھنے کی پوزیشن میں تھے۔ لہٰذا ابن رشید کے ساتھ پہلا براہ راست معرکہ سلیمیہ کے میدان میں ہوا جہاں شاہ عبدالعزیز دو ہزار مجاہدوں اور چالیس گھوڑوں کے ساتھ موجود تھا۔ جبکہ ان کے مدمقابل ابن رشید چار ہزار مسلح فوجی اور چار سو گھڑ سواروں کے ساتھ وارد ہوا۔ گھمسان کا معرکہ ہوا لیکن یہ میدان امیر عبدالعزیز کے ہاتھ آیا۔ ابن رشید کو بری طرح شکست ہوئی۔ ابن رشید نے ہار تسلیم نہ کی اور ریاض کا محاصرہ کر لیا۔ شاہ عبدالعزیز نے جنگی حکمت عملی اختیار کی۔ ریاض آنے کی بجائے انہوں نے ابن رشید کے خاص شہر ''حائل'' کی طرف کوچ کیا۔ جب ابن رشید کو یہ بات معلوم ہوئی کہ اب ان کا گھر بار اور مال ومتاع محفوظ نہیں تو اس نے ریاض کا محاصرہ ختم کیا اور ''حائل'' کو بچانے واپس آ گیا۔

شاہ عبدالعزیز کا ستارہ گردش سے نکل چکا تھا۔ اسے قدم قدم پر کامیابی مل رہی تھی۔ فتوحات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ چل نکلا۔ ایک سال کی قلیل مدت میں آل رشید کے زیر تسلط بڑا علاقہ شاہ عبدالعزیز کے قبضے میں آ گیا۔ جس میں خرج، افلاج، حریق، الحوطہ، دواسر اور وشم قابل ذکر ہیں۔ اس کے ساتھ عنیزہ، بریدہ اور قصیم کو بھی فتح کر لیا۔

یہ بات تو اب تاریخ کا حصہ ہے کہ خلافت عثمانیہ اور آل سعود کے درمیان اختلافات شدت اختیار کر گئے تھے۔ خلافت عثمانیہ کو بڑی قوت حاصل تھی جبکہ آل سعود تو صرف نجد اور اس کے گرد وپیش چند علاقوں تک محدود تھے۔ اس کے باوجود کبھی خلافت عثمانیہ اور کبھی آل سعود کو کامیابی حاصل ہو جاتی۔ شاہ عبدالعزیز کے حوصلے بلند تھے اور وہ جزیرہ نما عرب کو فتح کرنے کا عزم کر چکے تھے۔ اسی اثناء میں پہلی جنگ عظیم کے شعلے بھڑک اٹھے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ خاص کر خلافت عثمانیہ کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا اور عالمی جنگ ختم ہونے تک فتوحات کا سلسلہ رک گیا۔

شاہ عبدالعزیز کے سامنے اصل معرکہ فتح حجاز تھا۔ کیونکہ حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کیا جا رہا تھا۔ شریف مکہ حسین کو بجا طور پر ترکیوں کی حمایت حاصل تھی۔ اور مسلسل فوجی امداد، جنگی سازوسامان اور مالی تعاون حاصل تھا۔ حالانکہ سلطان عبدالحمید معزول ہو چکے تھے۔ اور ان کی جگہ استعمار کے گماشتے کمال مصطفیٰ نے اقتدار کی لگام تھام لی تھی اور وہ بھی شریف مکہ کا حامی تھا۔

شاہ عبدالعزیز بہت زیرک، ذہین اور نبض شناس تھے۔ لہٰذا انہوں نے کچھ وقت کے لیے حجاز پر حملہ موخر کر دیا۔ اور داخلی حالات اور مسائل کو حل کرنے پر توجہ مبذول کی۔ اپنے زیر اہتمام علاقوں میں اصلاح احوال اور تعمیر وترقی کے پروگرام شروع کیے۔ اتفاق سے ایک دلچسپ تبدیلی رونما ہوئی۔ قدرت شاہ عبدالعزیز کے ساتھ بڑی مہربان تھی۔ خرمہ اور ترببہ دو بستیاں حجاز میں شامل تھیں جن کے گورنر خالد بن لوئی تھے۔ شریف مکہ کی نیابت میں امور سلطنت چلاتے تھے۔ ان کے درمیان اَن بَن ہوئی اور خالد بن لوئی نے حجاز سے دستبردار ہو کر نجد کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا۔ شریف مکہ کے لیے یہ بہت بڑا دھچکہ تھا۔ یہ 1917 کی بات ہے جب شریف مکہ نے دس ہزار مسلح لشکر کے ساتھ خالد بن لوئی پر حملے کا فیصلہ کیا۔ جب یہ خبر خالد کو پہنچی تو اس نے شاہ عبدالعزیز سے مدد طلب کی۔ یہی وہ گھڑی تھی جب ایک ماہر جنگجو نے نہایت بصیرت افروز فیصلہ کیا اور قابل اعتماد جرنیل ابن بجاد کو حکم دیا کہ وہ خالد بن لوئی کی مدد کو پہنچے۔ وہ ایک ہزار مسلح مجاہدین کے ساتھ روانہ ہوا۔ شاہ عبدالعزیز خوب جانتے تھے کہ دس ہزار کے مقابلے میں ایک ہزار نا کافی ہیں۔ لہٰذا انہوں نے بارہ ہزار کا لشکر جرار تیار کیا اور خود اس کی قیادت کرتے ہوئے ابن بجاد کے پیچھے روانہ ہوئے۔ اس معرکے میں شریف مکہ حسین کو ہزیمت ہوئی۔ اس کی باقی ماندہ فوج اور کمانڈر امیر عبداللہ نے بھاگ کر طائف میں پناہ لی۔ اب اگرچہ حجاز کے دروازے شاہ عبدالعزیز کے لیے کھلے تھے لیکن شاہ عبدالعزیز نے جلد بازی نہ کی۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ حرمین شریفین کے تقدس کو نقصان پہنچے اور یہاں قتل وغارت ہو۔ انہوں نے صبر وتحمل سے حالات کا جائزہ لیا اور مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے لگے تاکہ پوری تیاری کے ساتھ حجاز کو فتح کیا جا سکے۔

شاہ عبدالعزیز نے تیس ہزار کا ایک مسلح دستہ خالد بن لوئی کی قیادت میں طائف کو فتح کرنے کے لیے روانہ کیا جنہوں نے باآسانی یہ مہم سر کر لی۔ اس کے بعد بعض قبائل بھی اس لشکر میں شامل ہو گئے اور انہوں نے مکہ کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔ خطرات کو محسوس کرتے ہوئے بعض قبائل کے رؤسا نے شریف مکہ حسین کو مشورہ دیا کہ وہ خود اقتدار اپنے بیٹے علی کو دے دیں۔ لیت ولعل کے بعد حسین اس پر آمادہ ہوا اور خود سمندری راستے ہمیشہ کے لیے عقبہ (اردن) چلا گیا۔

1924 کو خالد بن لوئی اور ابن بجاد نے مکہ کی طرف پیش قدمی شروع کی۔ شریف مکہ علی حسین مکہ چھوڑ کر جدہ چلا گیا۔ جب خالد بن لوئی اور ابن بجاد کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے مکہ پر حملے کا ارادہ ترک کر دیا اور عمرے کی نیت سے احرام زیب تن کر لیے۔ اس طرح بغیر کسی مزاحمت کے مکہ مکرمہ شاہ عبدالعزیز کے حلقہ اطاعت میں آ گیا۔ جب شریف مکہ علی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ دست بردار ہو جائیں تو اس نے انکار کر دیا۔ اسی دوران امیر محمد نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کر لیا۔ پہلے تو اہل مدینہ نے انکار کیا لیکن جلد ہی انہوں نے شہر امیر محمد کے حوالے کر دیا۔ اس واقعہ نے شریف مکہ علی کو بہت مایوس کیا تو اس نے بھی جدہ سے چلے جانے کی اجازت پر دست برداری کا اعلان کر دیا اور براستہ بحری جہاز عراق چلے گئے۔ اس طرح 1925 کو حجاز مقدس پر شاہ عبدالعزیز آل سعود کا قبضہ مکمل ہو گیا۔

حجاز پر اپنا قبضہ مکمل ہونے کے چند ہفتوں بعد شاہ عبدالعزیز اپنے رفقاء کے ہمراہ عمرہ ادا کرنے کی نیت سے مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ عمرے سے فراغت کے بعد انہوں نے عالم اسلام کے نام ایک بیان جاری کیا جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

حمد وثناء اور درود وسلام کے بعد کہا کہ ہماری افواج 18 اکتوبر 1924 کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئیں۔ مقامات مقدسہ کا مکمل احترام واکرام کرتے ہوئے

خون خرابے سے اجتناب کیا گیا ۔ ہم نے ظلم واستبداد کا راستہ بند کر دیا اور پورے مسلمانوں کو حج ادا کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ وہ بلاخوف وخطر اور پورے سکون واطمینان کے ساتھ تشریف لائیں۔ ہم بنفس نفیس ان کا استقبال کریں گے۔ آنے والے وفود کو شرف ملاقات سے نوازیں گے۔

ایک اور موقعہ پر سلطان عبدالعزیز آل سعود نے ان لوگوں سے خطاب کیا جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے تھے جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

حمد وثنا اور درود سلام نبی رحمت ﷺ کی ذات اقدس پر' لوگو! تمام معاملات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ ہماری تعلیم وتربیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم نازل فرمایا جس میں بہترین مثالیں بیان فرمائیں۔ ہمارے پیارے رسول ﷺ خود بھی قرآن حکیم سے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔

صاحب عقل وشعور اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ قرآن حکیم رشد وہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس کی قدر کرنی چاہیے۔ ہماری بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ ہم قرآن حکیم پر عمل کریں۔ ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ ہمیں نیکی' بھلائی اور سیدھا رستہ دکھلانے آئے ہیں۔ دنیا میں بہترین جگہ وہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی شریعت نافذ ہو اور بہترین لوگ جو اسکی پیروی کرتے ہوں۔

کیا قریش سے زیادہ افضل قبیلہ کوئی ہے؟ نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کا تعلق اسی قبیلے سے ہے۔ کیا مکہ سے افضل کوئی شہر ہے؟ نہیں۔ کیونکہ بیت اللہ اس میں واقع ہے۔ آپ ﷺ نے اسلام کی دعوت کا آغاز مکہ سے کیا۔ کیا ایسا نہیں؟ کیا آپ نے مکہ والوں سے جنگ نہیں کی؟ ہاں ایسا ہوا۔ کیونکہ قریشیوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی' حق سے اعراض کیا اور منہ موڑ لیا۔

کیا بلال حبشی اور سلمان فارسی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے۔ پہلا حبشی غلام تھا جبکہ دوسرا فارس کا باشندہ تھا۔ ابولہب ہمیشہ کفر پر رہا حالانکہ وہ آپ ﷺ کا چچا تھا۔ یاد رکھو! عزت اور شرف حسب ونسب سے نہیں بلکہ یہ نیک عمل سے ملتی ہے۔

انہوں نے مزید فرمایا: لوگو! ہر اچھے کام کی بنیاد توحید پر ہے۔ ﴿فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملاً صالحا ولا يشرك بربه احدا﴾ الکہف۔

صرف اچھے عمل کافی نہیں بلکہ ان کی اساس خالص توحید ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ ہم محمد بن عبدالوہابؒ اور کسی دوسرے کی صرف وہ بات مانتے ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے ثابت ہو۔ ہم دینی احکام میں (فقہی مسائل) امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اجتہاد کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

ترکوں نے ہمارے خلاف ایسی باتیں پھیلائیں ہیں جو سراسر جھوٹ اور بدنیتی پر مبنی ہیں۔ ہم پر الزام ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں پڑھتے' اس کو شرک تصور کرتے ہیں' ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ کیا درود نماز کے ارکان میں سے ایک رکن نہیں؟ اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ اور وہ مزید الزام تراشی کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی قیامت کے دن کی شفاعت کے منکر ہیں۔ معاذ اللہ هذا بهتان عظيم ہم تو اللہ تعالیٰ سے نبی کریم ﷺ کی شفاعت کی دعا مانگتے ہیں۔ ﴿من ذا الذى يشفع عنده الا باذنه﴾ بلکہ ہم تو اللہ سے چھوٹے فوت شدہ بچوں کی شفاعت طلب کرتے ہیں:

﴿اللهم اجعله فرطا لأبويه وشفيعا مجابا﴾

رہی اولیاء اور صالحین سے محبت کی بات تو کون ان سے بغض رکھتا ہے۔ اگر میری باتیں قابل قبول ہیں تو آؤ! ہم کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ خلفاء الراشدین کی پیروی پر بیعت کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر موجود تمام لوگوں نے شاہ عبدالعزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔

شاہ عبدالعزیز آل سعود ..... نمایاں خصوصیات

شاہ عبدالعزیز نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہ بہت راسخ العقیدہ اور مذہب سے گہری وابستگی رکھتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایام طفولیت سے ہی دینی رجحانات رکھتے تھے۔ اسلامی آداب سے مکمل واقفیت تھی۔ اخلاقی پختگی کا یہ عالم تھا کہ عالم شباب میں بھی کبھی سچائی کا دامن نہ چھوٹا۔ آپ قرآن حکیم کے مبادیات سے پوری طرح آگاہ تھے اور اپنی گفتگو کو قرآن حکیم سے مزین کرتے۔ ان کا انداز بیان ایسا ہوتا کہ سامعین دم بخود رہ جاتے۔

شاہ عبدالعزیز دینی شعائر کے سخت پابند تھے۔ پنجگانہ نماز باجماعت، نماز تہجد کا باقاعدہ اہتمام اور تلاوت قرآن حکیم روزانہ کا معمول تھا۔ اس میں کوئی کوتاہی نہ کرتے۔ اپنے رفقاء کو بھی ان معمولات کا پابند بناتے۔ دینی امور میں کسی ملامت کی پروا نہ کرتے۔ خاص کر عقیدۂ توحید میں کوئی لچک نہ دکھاتے۔ تمام اعمال میں سنت رسول ﷺ کا اہتمام کرتے اور حتی المقدور اس پر عمل پیرا ہوتے۔

حجاز مقدس پر قبضہ کرنے کے بعد اہم ترین کام پرامن حج انتظامات تھے۔ وہ جانتے تھے کہ عبادات میں نماز، روزہ، زکاۃ کے بعد اہم ترین فریضہ حج ہے۔ جو مسلمان دور دراز علاقوں سے سفر کی صعوبت اٹھا کر حرمین شریفین آئے اور اسے پرامن اور پرسکون ماحول میسر نہ آئے تو بہت بڑی بدقسمتی ہو گی۔ لہذا حج کے جملہ انتظامات کی خود نگرانی کرتے۔ اس سلسلے میں اپنے مشیر خاص حافظ وھبہ کو معلمین کے تقرر کا کام سونپا تاکہ معیاری' دیانت دار اور بااصول لوگوں کا تقرر ہو سکے، اور منی، عرفات، مزدلفہ میں حجاج کرام کے قیام وطعام کا بہتر انتظام ہو سکے۔ حجاج پرسکون ماحول میں مناسک حج ادا کر سکیں۔ یہ ان کی دین سے محبت اور مذہب سے گہری وابستگی کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے سعودی عرب کے قیام کے بعد پہلا ترقیاتی منصوبہ حرمین شریفین سے شروع کیا۔

❀ اسلام صلہ رحمی اور دوسروں سے حسن سلوک کا درس دیتا ہے۔ سلام کو عام کرنے، کھانا کھلانے اور تحائف کے تبادلے کی بھی تلقین کرتا ہے۔ اسلام کی اس خصوصیت کو شاہ عبدالعزیز نے اپنا شعار بنالیا۔ آپ بہت مہمان نواز اور کشادہ دل تھے۔ آپ کا دسترخوان بڑا وسیع تھا جس پر بیسیوں مہمان موجود رہتے۔ خاص کر سرکاری مہمانوں کی خوب آؤ بھگت کی جاتی۔ روایتی عرب مہمان نوازی کا مظاہرہ دیکھنے کو ملتا اور آنے والے وفود کو گراں قدر تحائف اور عطیات سے نوازا جاتا۔ آپ دیہاتی باشندوں کو خاص اہمیت دیتے اور سمجھتے تھے کہ صدیوں سے حکمران ان کا استحصال کرتے رہے ہیں جبکہ ان کو بنیادی حقوق

سے محروم رکھا گیا۔ خود حکمران آسائشیں اور راحتیں حاصل کرتے رہے اور انہیں فراموش کیے رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ عبدالعزیز نے ان بدوؤں کو خوب نوازا اور اپنے خزانوں کے منہ ان کے لیے کھول رکھے تھے۔ شاہ عبدالعزیز نے دیہاتی زندگی میں انقلاب برپا کیا۔ تعلیم، صحت، پانی، خوراک، ذرائع آمد ورفت کے لیے بہترین انتظامات کیے اور ان لوگوں کی بہتری کے لیے بڑی فراخ دلی سے خرچ کیا۔

❁ شاہ عبدالعزیز عفو ودرگزر کی اسلامی خوبی سے متصف تھے۔ لہذا نجد، حجاز پر قبضہ کرنے کے دوران بہت سے لوگ گرفتار ہوئے۔ انہیں سزا دینے کی بجائے معافی دے دیتے۔ آپ کے حسن سلوک سے یہ لوگ آپ کے گرویدہ ہو گئے۔ آپ کے حسن سلوک کے بہت سے نادر واقعات ہیں' جن سے آپ کی بلند نظری اور رموز حکمرانی کا پتہ چلتا ہے اور یہی آپ کی کامیابیوں کا راز ہے۔

❁ دین اسلام میں استقامت بہت بڑی خوبی ہے' خاص کر ایسے معاملات جن کا براہ راست تعلق عقیدہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا "قل امنت بالله ثم استقم" عزم واستقلال کی یہی خوبی زندگی کے تمام شعبوں پر غالب ہو تو انسان شکست سے دوچار نہیں ہو سکتا اور قدم قدم پر کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

شاہ عبدالعزیز میں یہ خوبی تھی کہ وہ جس بات کا عزم کر لیتے اس پر استقامت کا مظاہرہ کرتے اور منزل پانے تک جدوجہد کرتے۔ اسی کمال اور استقلال کا نتیجہ تھا کہ تن تنہا دوبارہ اپنی حکومت بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ بظاہر یہ بڑا مشکل اور ناممکن کام تھا۔ خاص کر ایسی صورت میں جبکہ وسائل محدود تھے اور مسائل بے شمار۔ لیکن شاہ عبدالعزیز نے پورے عزم واستقلال سے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔

❁ جرأت وبہادری ایک بڑا وصف ہے۔ حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لیے اس خوبی کا ہونا از حد ضروری ہے۔ محدود وسائل میں بڑی قوت سے ٹکرا جانا بہادر آدمی کا کام ہے۔ شاہ عبدالعزیز جرأت وبہادری کے پیکر تھے۔ نامساعد حالات میں بھی پریشان نہ ہوئے۔ مضبوط اعصاب کے مالک تھے اور اپنے حواس پر قابو رکھتے۔ غور وفکر اور سوچ وبچار کے ساتھ جرأتمندانہ فیصلہ کرتے۔ مضبوط قوت ارادی تھی' نجد وحجاز میں جتنے معرکے ہوئے' پوری بہادری سے میدان کارزار میں اترے اور اپنے سے زیادہ وسائل رکھنے والوں کو شکست سے دوچار کیا۔ شاہ عبدالعزیز بہت باکمال تھے۔ بہادر اور نڈر ہونے کے باوجود فخر وغرور، تکبر ونخوت کو قریب نہ آنے دیا۔ عاجزی وانکساری ان کا طرۂ امتیاز تھا اور اس حدیث کے مصداق تھے۔ "من تواضع لله رفعه الله" اپنی فتوحات کا سبب بہادری کو نہ سمجھتے بلکہ برملا اظہار کرتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اور میں خوش قسمت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے انعام کا مستحق سمجھا۔ اس پر شکر گزاری کا اظہار فرماتے۔

❁ اسلام میں عدل وانصاف کی بڑی اہمیت ہے۔ اسلام اپنوں اور غیروں میں عدل کا حکم دیتا ہے۔ یہ ایسا اصول ہے جس کی نظیر تاریخ انسانیت پیش کرنے سے قاصر ہے۔ فرمایا: ﴿ولا یجرمنکم شنئان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقویٰ﴾ شاہ عبدالعزیز اس اصول کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ نجد وحجاز میں سعودی حکومت قائم کرنے کے بعد ان کے سامنے سب سے بڑا چیلنج عادلانہ نظام تھا۔ چونکہ اس پورے خطے میں عرصہ دراز سے لاقانونیت کی حکمرانی تھی۔ لوگ مختلف جرائم کے عادی تھے۔ چوری معمولی جرم سمجھا جاتا تھا۔ دن دیہاڑے حاجیوں کو لوٹنا حق سمجھتے تھے۔ بے راہ روی، قتل وغارت معمول تھا۔ ان حالات میں شاہ عبدالعزیز نے بلا امتیاز عدل قائم کیا۔ مجرموں کو شرعی سزائیں دیں۔ حدود قائم کیں۔ اس ضمن میں کسی مصلحت کو خاطر میں نہ لائے۔ حدود کے نفاذ سے زمین وآسمان سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوا اور بہت جلد پورے خطے میں امن قائم ہو گیا۔ شاہ عبدالعزیز کے انصاف کے کوڑے نے جرائم پیشہ لوگوں پر زمین تنگ کر دی۔ شاہ عبدالعزیز کے اس اقدام سے لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ خاص کر حجاج کرام اور زائرین محفوظ ہو گئے۔ حتیٰ کہ اگر کسی مقام پر حجاج کا سامان رہ جاتا یا وہ بھول جاتے تو کسی کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ اسے ہاتھ لگائے جب تک کہ مالک خود اپنا سامان نہ اٹھائے۔ امن وامان کا ایسا ماحول قائم ہوا کہ لوگ بلاخوف وخطر زندگی بسر کرنے لگے۔

❁ امور جہاں بانی اور انتظامی صلاحیت شاہ عبدالعزیز کو وراثت میں ملی۔ وہ داخلی اور خارجی امور پر گہری نظر رکھتے تھے۔ آپ بہت غیرت مند تھے۔ کسی ایسی پالیسی کو قبول نہ کرتے جو اسلام، مسلمانوں اور عربوں کے خلاف ہو۔ اکثر مواقع پر ان کا موقف دوسروں سے مختلف اور منفرد ہوتا اور ایسا لگتا کہ شاید عبدالعزیز تنہائی کا شکار ہو جائیں گے۔ لیکن جب وہ اپنے موقف پر دلائل اور براھین پیش کرتے تو مخالفین بھی قائل ہو جاتے۔ شاہ عبدالعزیز بہت دوراندیش اور مردم شناس تھے۔ غیر ملکی وفود آتے تو پہلی نظر میں ان کا بھرپور جائزہ لے لیتے اور گفتگو کا آغاز ان کے مزاج کے مطابق کرتے۔ چہرے پر جلال نظر آتا اور مخاطب ان کی پرکشش شخصیت کا اسیر ہو جاتا۔

شاہ عبدالعزیز بہت ذہین وفطین تھے۔ انہوں نے بلا کا حافظہ پایا تھا۔ کسی سے ایک دفعہ مل لیتے تو اس کی تصویر ذہن میں نقش ہو جاتی۔ اجلاسوں کی صدارت کرتے' پوری کاروائی حفظ ہو جاتی اور آئندہ اجلاس میں تسلسل کے ساتھ اسکا خلاصہ بیان کر دیتے۔ ان کا انداز بیان بڑا سحر انگیز تھا۔ اچھے خطیب اور مقرر تھے۔ مشکل بات کو بھی آسان انداز میں بیان کر دیتے۔ حسب ضرورت لہجہ سخت بھی اختیار کرتے۔

تمام گفتگو میں نرم خو تھے۔ مخاطب کو اپنا ئیت کا احساس دلاتے تاکہ وہ کھل کر اپنا مدعا بیان کر سکے۔ مملکت کی داخلی پالیسیاں خود مرتب کرتے جس میں تمام طبقوں کا لحاظ رکھتے۔ خارجہ پالیسی بناتے وقت اپنے مفادات کا پورا خیال کرتے اور کبھی بھی ملکی مفادات پر سمجھوتہ نہ کرتے۔ بہت جہاندیدہ تھے۔ بڑے بڑے رؤساء' امراء، دانشوران اور مفکرین سے مکالمہ کرتے تو بہت عمدگی سے اپنا مدعا بیان کرتے۔ ان کی گفتگو اور انداز تخاطب سے وہ متاثر ہوتے۔ شاہ عبدالعزیز کی عالمی سیاست پر گہری نظر تھی۔ خاص کر فلسطین کے مسئلہ پر ان کا موقف دوٹوک تھا اور آج

بھی سعودی حکومت اسی پالیسی پر گامزن ہے۔

شاہ عبدالعزیز کی حاضر جوابی!

شاہ عبدالعزیز بڑے مدبر اور حاضر جواب تھے۔ حجاز پر قبضے کے وقت جب شریف مکہ امیر علی حسین نے عالمی رہنماؤں کو بات چیت کے لیے بلایا او رمطالبہ کیا کہ حجاز میں غیر جانبدار حکومت قائم کی جائے اور تمام مسلم ریاستیں اس نظام کو چلانے میں شریک ہوں۔ شاہ عبدالعزیز نے بڑے تحمل سے بات سنی اور تمام رہنماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے دوٹوک لفظوں میں اپنا موقف بیان کیا، اور کہا کہ آپ ایسے ممالک کے رہنما ہیں جن پر آج بھی استعماری قوتوں کا قبضہ ہے۔ پہلے آپ ان سے آزادی حاصل کریں' اس کے بعد آپ مشورہ دینے کے اہل ہونگے۔ اجلاس میں سناٹا چھا گیا اور تمام رہنماؤں نے خاموشی سے چلے جانے میں عافیت سمجھی۔

شاہ عبدالعزیز کی دعوتی خدمات!

اسلام عالمگیر دین ہے جس کی دعوت کا آغاز نبی رحمت ﷺ نے فاران کی چوٹیوں سے کیا تھا۔ اور لوگوں سے کہا تھا "یاایھاالناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا تملکو العرب والعجم" گویا توحید کے اقرار سے اللہ تعالیٰ عرب وعجم پر غلبہ عطا فرمائے گا۔ نبی کریم ﷺ کے اصحاب جن کی تعلیم وتربیت آپ نے خود فرمائی۔ توحید کی برکات انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ جب عرب دنیا کے علاوہ روم اور فارس کی حکومتیں بھی ان کے سامنے سرنگوں ہوگئیں۔ یہ بادیہ نشین توحید اور نعمت اسلام کی بدولت عرب وعجم کے حقیقی مالک بن گئے۔ صحابہ کرام نے اسلام کی دعوت کو جاری رکھا۔ جہاں بھی گئے سب سے پہلے اسلام کو پیش کیا۔ اس کا نتیجہ کہ اسلام جزیرہ نما عرب سے نکل کر اکناف عالم میں پھیل گیا۔ جب مسلمان اسلام کی اساس توحید پر قائم رہے' کسی کو ان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ لیکن جیسے ہی توحید او راسلام کے بنیادی عقائد کمزور ہوئے تو غیروں کا ان پر غلبہ ہوا۔

کون نہیں جانتا کہ آل سعود کی حکومت قائم ہونے سے پہلے یہاں بھی شرک وبدعت نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ دین کی حقیقی روح غائب تھی۔ لوگ نام کے مسلمان تھے۔ ہر طرف قبر پرستی، توہم پرستی تھی اور لوگ خواہشات کی پیروی کر رہے تھے۔ عقیدۂ توحید کا اظہار کرنا جرم تھا۔ عبادات کے نام پر خرافات کو فروغ دیا جاتا' اخلاقیات ناپید تھیں۔ چوری، ڈاکے، بدکاری، شراب نوشی، قبائلی تعصب، لڑائی جھگڑے اور قتل وغارت عروج پر تھی۔

یہ حقیقت ہے کہ نبی کریم ﷺ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ ان کی رحلت کے بعد دعوت کا فریضہ علماء امت پر فرض ہے۔ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ دین کی حقیقی دعوت لوگوں تک پہنچائیں اور امت کی اصلاح کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اپنے بندوں کی اصلاح کے لیے انہی میں سے کچھ لوگ پیدا کرتا ہے جو کسی ملامت کے بغیر یہ فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ بارھویں صدی ہجری میں جزیرہ نما عرب میں الشیخ محمد بن عبدالوہاب نے بڑی جرأت اور بہادری سے دین کی سچی اور کھری دعوت لوگوں کے سامنے پیش کی۔ یہ خالص اسلام کی دعوت تھی جس میں اولیت توحید کو حاصل تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس دعوت کو تقویت دینے اور اس کی نصرت کے لیے امام محمد بن سعود کو توفیق بخشی اور وہ اس دعوت کے ہراول دستہ بن گئے۔ تمام حکومتی وسائل الشیخ محمد بن عبدالوہاب کو مہیا کر دیئے جس سے انہیں کام کے بہترین مواقع ملے۔

آل سعود کے اقتدار کے تین ادوار ہیں۔ پہلے دور میں امام محمد بن سعود نے الشیخ محمد بن عبدالوہاب کے ساتھ مل کر دعوت کا کام کیا۔ دوسرے دور میں امیر عبدالرحمٰن بن فیصل آل سعود نے الشیخ کے بعض علماء سے یہ کام لیا۔ جبکہ تیسرے دور میں شاہ عبدالعزیز نے ذاتی دلچسپی لیکر دعوت کا کام عام کیا۔ دعوت کی بنیادیں مضبوط کیں۔ دعوت کا دائرہ کار وسیع کیا اور تمام دستیاب وسائل کو بروئے کار لائے۔ ان کی کاوشوں سے مملکت سعودیہ میں ایسا ماحول پیدا ہوا جس کی بنیاد قرآن وسنت ہے۔

شاہ عبدالعزیز راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔ ہر وقت دعوت الی اللہ کی فکر دامن گیر رہتی۔ جہاں موقعہ ملتا یہ فریضہ خود سرانجام دیتے۔ اس مقصد کے لیے وسیع مطالعہ کرتے۔ قرآن حکیم کی مختلف تفاسیر' احادیث شریف، سیرت مغازی، تاریخ، فقہ، علماء اور مفکرین کی سوانح حیات کا خوب مطالعہ کرتے تاکہ دعوت کو مدلل انداز میں پیش کرسکیں۔ داعی کی خوبیوں میں یہ بات بہت اہم ہے کہ وہ باعمل ہو۔ شاہ عبدالعزیز اس خوبی سے مالامال تھے۔ آپ باکردار تھے۔ جو کہتے پہلے اس پر عمل کرتے۔ زندگی میں مشکلات آئیں لیکن شرعی تقاضوں کو پورا کرتے رہے۔ پابندی وقت کے ساتھ نماز باجماعت، قرآن حکیم کی باقاعدہ تلاوت، ذکر واذکار اور دیگر عبادات کا اہتمام کرتے تھے۔ اخلاقیات پر بھی عمل کرتے۔ صلہ رحمی، رحم دلی، عفو درگزر اور انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کرتے۔ بہت کریم النفس اور مہمان نواز تھے۔

شاہ عبدالعزیز نے اپنے عہد میں بہت ایسے اقدامات اٹھائے جس سے دعوت کے کام کو وسعت ملی۔ مثلاً مساجد میں علمی دروس کا اہتمام کرنا۔ اس سے لوگوں میں ایسی استعداد پیدا ہوگئی کہ وہ روزمرہ کے دینی مسائل کو حل کر سکتے تھے۔ اسی ضمن میں مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ عبدالعزیز بن باز کا حلقہ درس بھی تھا جس سے بڑے بڑے علماء مشائخ اور امراء نے استفادہ کیا۔

اس کے علاوہ شاہ عبدالعزیز نے مکہ مکرمہ میں معہد العلمی، طائف میں دارالتوحید، مکہ مکرمہ میں کلیۃ الشریعہ قائم کیے۔ تاکہ ایسے علماء تیار کیے جاسکیں جو دعوت کے ساتھ ساتھ لوگوں کے سوال پر فتوی دے سکیں۔ بلکہ شاہ عبدالعزیز کی رحلت کے بعد ان کی اولاد نے مختلف جامعات میں کلیۃ الدعوہ واُصول الدین کے نام سے فکلٹیاں قائم کیں۔ جس سے ہزاروں علماء نے فائدہ اٹھایا اور اب دعوت کے میدان میں کام کر رہے ہیں۔

شاہ عبدالعزیز اسلامی ثقافت کے امین تھے۔ وہ اسلامی رہن سہن اور طرز زندگی، اسلامی بودوباش کو پسند کرتے تھے۔ اسلامی تہذیب میں کسی طرح کی ملاوٹ پسند نہ تھی۔ یہی ان کا منہج ہے اور اسکی دعوت دیتے تھے۔ دعوت وتبلیغ میں وہ افراط وتفریط کے قائل نہ تھے۔ بلکہ سلف صالحین کے طریقہ کار پر کاربند تھے۔ ان کی دعوت کے اہم عناصر یہ تھے: خالص توحید، رسالت مآب ﷺ کی اتباع وپیروی، شرعی احکام کی تنفیذ، جہاد فی سبیل اللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر شامل ہیں۔ ساری زندگی اس مشن پر قائم رہے۔ شاہ عبدالعزیز دعوت میں تعصب، فوقہ وریت کے قائل نہ تھے اور اپنی دعوت کو تدریجاً پیش کرتے تھے۔ کیونکہ جزیرہ نما عرب عرصہ دراز تک شرک

وبدعت کا گڑھ رہا۔ لوگ آہستہ آہستہ اس حقیقت سے آگاہ ہونے لگے۔ لہٰذا سعودی عرب آج اہل توحید کا سب سے بڑا ملک ہے۔ وللہ الحمد۔

شاہ عبدالعزیز کے عہد میں دعوت الی اللہ کی جو بنیاد رکھی گئی وہ آج بھی قائم ہے۔ آنے والے تمام حکمرانوں نے اس میں بھرپور حصہ ڈالا اور پوری دنیا میں سعودی عرب کے مبعوث دعاۃ یہ کام سرانجام دے رہے ہیں۔

شاہ عبدالعزیز بے خطر ہوکر آتش نمرود میں کودنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔ لہٰذا درپیش چیلنجز کا بڑے حوصلہ سے سامنا کرتے اور تمام وسائل بروئے کار لا کر حل کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تمام کوششوں کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

شاہ عبدالعزیز کے ذاتی اوصاف!

- آپ پختہ ایمان کے مالک تھے۔ تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ اور کامل اعتماد رکھتے' کسی سے سوال نہ کرتے۔
- دینی معاملات میں وسیع تجربہ رکھتے۔ قرآن حکیم کے بعض اجزاء کے حافظ تھے' جبکہ احادیث کا بڑا ذخیرہ ذہن میں محفوظ تھا۔
- شرعی احکامات (فقہ) سے آگاہی رکھتے تھے اور بطور سلطان اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا مکمل شعور رکھتے تھے۔ علماء اور فقہاء کے ساتھ مجلسیں ہوتیں اور دینی امور میں ان سے رہنمائی بھی لیتے تھے۔
- عقل مند، ذہین اور معاملہ فہم تھے۔ تمام معاملات پر خوب غور وفکر کرتے' گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرتے پھر کوئی قدم اٹھاتے۔
- آپ بہترین عسکری قائد تھے۔ بہترین منصوبہ بندی کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ نڈر اور بہادر تھے۔ اٹھایا ہوا قدم کبھی واپس نہ رکھتے۔ جب عزم کر لیتے۔ تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے۔ "فاذا عزمت فتوکل علی اللہ" کی سچی تصویر تھے۔
- آپ مدنی اور بدوی معاشرتی زندگی سے بخوبی آگاہ تھے۔ خاص کر قبائل کے حسب ونسب اور ان کے مزاج سے آشنا تھے۔ اسی تناظر میں ان کے مسائل حل کرتے۔
- دینی احکام پر سختی سے عمل کرتے۔ اس ضمن میں کسی کو رعایت نہ تھی۔
- آپ تمام لوگوں کو ایک نظر سے دیکھتے۔ برابری کی بنیاد پر معاملہ کرتے اور حق دار کو حق پہنچاتے۔
- آپ اپنوں کے لیے بڑے نرم دل اور نرم خو تھے۔ مشفقانہ طرز عمل اختیار کرتے اور محبت سے پیش آتے۔

اسلامی اتحاد..... شاہ عبدالعزیز کا تاریخی کردار!

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اتحاد واتفاق سے رہنے کی تلقین کی ہے اور فرقہ واریت سے بچنے کا درس دیا ہے۔ "واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا" آپس میں بھائی چارہ اور اتحاد ہی اصل میں ہماری کامیابی کا راز ہے۔ بدقسمتی سے پہلی اور دوسری عالمی جنگ میں مسلمانوں کا کردار قابل رشک نہ تھا۔ لیکن سعودی عرب کے قیام کے بعد شاہ عبدالعزیز کی بلند پایہ اور اعلیٰ سوچ نے اتحاد اسلامی کی بنیاد رکھی۔ یہ اعزاز انہیں حاصل ہوا۔ انہوں نے پہلی مرتبہ تمام مسلم سربراہوں کو اتحاد کی دعوت دی اور پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس 1926 میں منعقد ہوئی۔ اس میں تمام اسلامی ممالک کے سربراہان اور زعماو قائدین کو بلایا اور انہیں بھرپور نمائندگی دی۔ شاہ عبدالعزیز کا وژن تھا اور ان کی شدید خواہش تھی کہ امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے اور ان کو درپیش مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔ مسلمانوں کو دشمنوں کے مقابلے میں متحد کیا جائے۔ بعد میں اتحاد امت اسلامیہ سعودی عرب کا شعار بن گیا۔

شاہ عبدالعزیز نے ایک موقعہ پر اتحاد اسلامی کے بارے میں فرمایا تھا کہ ہمارا سب سے پسندیدہ کام مسلمانوں کو متحد کرنا ہے۔ ان کے دلوں میں پیار والفت پیدا کرنا ہے۔ اسی طرح عرب دنیا میں بھی وحدت پیدا کرنا ہے۔ ہم پوری امت کے نصب العین کو ایک بنانا چاہتے ہیں۔ تاکہ مسلمان آبرومندانہ طریقے سے اپنے مقاصد کو حاصل کر سکیں۔

خاتمہ!

شاہ عبدالعزیز آل سعود کی شخصیت اور ان کے کارہائے نمایاں، انداز حکمرانی، اسلام سے گہری وابستگی انکی شجاعت وبہادری، غیرت وحمیت کا ایک زمانہ معترف ہے۔ وہ موجودہ دور کے ایک یکتا اور منفرد جرنیل ہیں۔ جنہوں نے کم تر وسائل کے باوجود عظیم تر کامیابیاں حاصل کیں۔ اپنے اخلاص اور للّٰہیت کی بنیاد پر ایک ایسی مملکت بنانے میں کامیاب ہوئے جس کی اساس قرآن وسنت ہے اور عالمی سیاسی پنڈتوں، چالبازوں، مکروفریب کے ماہروں سے سعودی عرب کو پاک رکھا۔ اپنی دوراندیشی، فہم وفراست، حکمت وبصیرت سے ان تمام سازشوں کو ناکام کیا جو مملکت سعودیہ کے خلاف کی جارہی تھی۔ انہوں نے مقدور بھر کوششیں کیں کہ امت اسلامیہ متحد ومتفق ہوکر اپنے حقوق کا تحفظ کرے اور دشمنوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملائے۔ اس سلسلے میں پہلی سربراہی کانفرنس بلانے کا اعزاز حاصل کیا۔ انہوں نے قومی وسائل کو حرمین شریفین پر خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی قوم کی تعمیر وترقی اور بہتری کے لیے صرف کیے۔ ان کی خواہش تھی کہ اس سے تمام امت اسلامیہ مستفید ہو اور آج ان کی اولاد نے یہ خواب شرمندہ تعبیر کر دیا۔ شاہ عبدالعزیز آل سعود کا طرز حکمرانی، معاملہ فہمی، عدل وانصاف، قانون کی بالادستی و تمام اسلامی سربراہان کے لیے ایک قابل قدر نمونہ ہے۔ ان حکمرانوں کو اس تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

شاہ عبدالعزیز اسلام کے سچے جانثار اور وفادار تھے۔ اسلام کی عظمت اور اسلامی عقائد پر کوئی سمجھوتہ نہ کرتے تھے۔ اسلام کے تحفظ کے لیے تمام وسائل بروئے کار لاتے تھے۔ کسی کی ملامت کی پروانہ کرتے تھے۔ آپ بہت عقیل اور سمجھ دار تھے۔ ملکی مفادات کا مکمل تحفظ کرتے اور کسی سے معاہدہ کرتے ہوئے ہمیشہ یہ بات پیش نظر رکھتے اور بڑی سے بڑی پیش کش کو ٹھکرا دیتے۔ شاہ عبدالعزیز نے اپنے قول وفعل سے ثابت کیا کہ آج بھی کوئی عادلانہ، منصفانہ حکمرانی کرنا چاہتا ہے تو ناممکن نہیں' بات حاکم کے عزم اور اللہ پر بھروسہ کی ہے۔ پھر تمام مسائل آسانی سے حل ہو جاتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ بحران اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہمیں شاہ عبدالعزیز کی فکر اور سوچ کو اپنانا ہوگا۔

❀❀❀❀❀

وی پی آ رہا ھے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

حرّیت فکر کے مجاہد

قسط نمبر ۳

تحریر
جناب حبیب اللہ شاہد
(اسلام آباد)

سید احمدؒ شہید نے فرائضِ حج کی تکمیل کے بعد ملتِ اسلامیہ ہند کے سرنگوں ہوتے پرچم کو بلند کرنے کے لیے ضروری انتظامات کرنے شروع کر دیے۔ بالآخر ۱۸۲۶ء میں برصغیر کے مجاہدین کا سالار بریلی سے اپنے جانثار ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ دلماؤ، فتح پور، گوالیار، ٹونک، راجپوتانہ، سندھ، بلوچستان اور افغانستان سے ہوتے ہوئے آپ نومبر ۱۸۲۶ء میں پشاور پہنچے۔ مجاہد اسلام کا قافلہ جہاں سے گزرتا مقامی لوگوں کی مایوسی اور بیچارگی کے اندھیروں میں ستارہ امید بن جاتا۔ علاقے کی ہر مسجد سکھا شاہی کے ظلم کا منہ بولتا ثبوت تھی۔ سکھ جہاں جاتے مسجدوں کو جلا ڈالتے، مردوں کو تہہ تیغ کر دیتے اور عورتوں و بچوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہانک کر لے جاتے۔ سید احمد کی آمد ان تباہ حال مسلمانوں کے لیے مینارہ نور تھی۔ آپ نے تین یوم پشاور میں قیام فرمایا۔ پھر چمکنی سے ہوتے ہوئے ۱۸ دسمبر ۱۸۲۶ء کو نوشہرہ میں وارد ہوئے۔ نوشہرہ کے قیام کے دوران آپ نے رنجیت سنگھ کو پیغام بھجوایا جس میں اسے حلقہ بگوش اسلام ہونے کی دعوت دی بصورت دیگر جزیہ فراہم کرنے کو کہا۔ آپ نے پیغام میں کہا کہ اگر ان دو صورتوں میں سے کوئی بھی بات تمہیں منظور نہیں تو پھر لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ مگر یاد رکھو تمہیں شراب سے اتنی محبت نہ ہوگی جتنی ہمیں راہِ حق میں شہید ہونے سے ہے۔

قاصد رنجیت سنگھ کے نام یہ پیغام لے کر روانہ ہی ہوا تھا کہ مخبر نے یہ خبر پہلے ہی رنجیت سنگھ تک پہنچا دی تھی کہ سید احمدؒ کی آمد نے علاقے کے لوگوں میں ایک نیا جوش وولولہ پیدا کر دیا ہے۔ چنانچہ رنجیت سنگھ نے اپنے چچا زاد بھائی جنرل بدھ سنگھ کو دس ہزار فوج کے ہمراہ حالات کے جائزے کے لیے روانہ کیا۔ سید احمدؒ کو اطلاع ملی کہ بدھ سنگھ کا لشکر اکوڑے میں داخل ہو گیا ہے۔ مجاہدین کی تعداد صرف سات سو تھی، پانچ سو ہندوستانی اور دو سو قندھاری جو سید احمدؒ کے قندھار اور کابل کی منازل کے دوران آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تھے۔ سکھوں کے ساتھ پہلا معرکہ درپیش تھا، کفار کے لشکر انبوہ کے سامنے چند صد افراد کی حقیقت ہی کیا تھی لیکن ان میں سے ہر ایک کو یہ علم ضرور تھا کہ اس معرکہ آرائی کے نتیجہ پر ہی تحریک کے مستقبل کا انحصار تھا۔ براہ راست جنگ بلاشبہ خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ لہٰذا فیصلہ کیا گیا کہ شب خون مارا جائے۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۲۶ء کی شب اللہ بخش خان ساکن ضلع اناؤ کی کمان میں مجاہدین کا چھاپہ مار دستہ دریا عبور کر کے سکھ لشکر سے چار پانچ فرلانگ کے فاصلے پر جمع ہوا۔ جب شب اپنے اختتام کو پہنچنے کے قریب تھی مجاہدین بجلی کی طرح کڑکے اور اللہ اکبر کے نعروں سے شب کے سکوت کو چیرتے ہوئے لشکر میں گھس گئے۔ کتنے ہی سکھ بیدار ہونے سے قبل موت کے گھاٹ اتر گئے، ایک بڑی تعداد صورتحال کو سمجھنے کی کوشش میں جہنم رسید ہوئی۔ بدھ سنگھ اکوڑے میں محو خواب تھا۔ چیخ وپکار اس قدر تھی کہ وہ بھی موقع پر پہنچ گیا۔ مجاہدین سکھ لشکر کے حفاظتی گھیرے سے باہر نکلے تو سپیدہ سحر نمودار ہونے کو تھا۔ سکھوں کے ایک ہزار کے قریب سپاہی مارے گئے تھے۔ اچھی خاصی تعداد زخم رسیدہ تھی، وہ اس قدر دہشت زدہ تھے کہ مجاہدین کا تعاقب کرنا بھی مناسب نہ جانا۔ اس جنگ میں ۸۳ کے قریب مجاہدین کو شہادت کی خلعت عطا ہوئی جب کہ چالیس کے قریب غازی زخمی ہوئے۔

صبح نمودار ہوئی تو سکھوں کے ناقابل شکست ہونے کا طلسم ریزہ ریزہ ہو چکا تھا۔ سرحد کے اکثر خوانین اور رئیس جو مجاہدین کا مذاق اڑاتے تھے اور تماشائی بنے ہوئے تھے آج حیران تھے۔ غازیانِ اسلام نے اپنے جذبہ ایمان اور عزیمت وشجاعت سے پہلے ہی تصادم میں سکھوں پر کاری وار کیا تھا۔ سکھ لشکر نے بھی تسلیم کیا کہ اس قدر جنگجو اور بہادر لوگ ہم نے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔

مجاہدین کی یہ عظیم الشان کامیابی تھی، مقامی لوگوں کو علم ہو چکا تھا کہ سید احمد اور ان کے رفقاء محض ملاں نہیں بلکہ بہترین صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں اور خواص یہ جان گئے تھے کہ یہ لوگ ایک روشن مستقبل کی نوید بھی بن سکتے ہیں۔ چنانچہ عام لوگ تو ان پر جوش اور مخلص مسلمان مجاہدین کو مبارک بادیں دے رہے تھے لیکن چند اشراف ایسے بھی تھے جن کا ذہن یہ شیطانی جال بن رہا تھا کہ ان مجاہدین کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کر کے دولت واقتدار کو وسعت دی جا سکتی ہے۔ ان میں پنڈ کا سردار خارے خاں اور زیدہ کا رئیس اشرف خاں جیسے لوگ بھی شامل تھے۔

خارے خاں اصرار کر کے سید احمدؒ کو ہنڈ کے قلعہ میں لے آیا اور یقین دلایا کہ وہ ہر حال میں آپ کے نیک مقصد کو سرانجام دینے میں ساتھ دے گا۔ اس نے ہنڈ کے مشرق میں ایک گاؤں موضع بازار آپ کو دے دیا کہ وہ اسے فوجی ہیڈکوارٹر کے طور پر استعمال کریں۔ چند یوم بعد خارے خاں دیگر رؤساء کے ساتھ آیا اور سکھوں کی ایک اہم تجارتی منڈی ''حضرو'' پر شب خون مارنے کا مشورہ مانگا۔ سید احمد جان گئے کہ خارے خان کا مقصد محض لوٹ مار ہے لہٰذا آپ نے لاتعلقی کا اظہار کیا۔ بہرحال قبائل نے منصوبے کے مطابق حضرو پر حملہ کیا، وہ لوٹ مار کر کے واپس آ رہے تھے کہ سکھ ان کے تعاقب میں آ گئے۔ سید احمدؒ کے لیے یہ ایک امتحان تھا۔ اگر وہ دخل اندازی نہ کرتے تو سکھ ان قبائلیوں کو بہت زیادہ جانی نقصان پہنچا سکتے تھے۔ چنانچہ آپ نے مجاہدین کو کاروائی کرنے کا کہا۔ مقامی لوگ تو افراتفری کے عالم میں اِدھر اُدھر بھاگ گئے لیکن مجاہدین نے بے جگری کے ساتھ سکھوں کا مقابلہ کیا اور انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔

تحریک عسکری اہمیت کے اس دور میں داخل ہو چکی تھی جب لازم ہو گیا تھا کہ سیاسی اور فوجی امور کی نگرانی کے لیے باقاعدہ نظم قائم کیا جائے۔ مجاہدین نے بالاتفاق فروری ۱۸۲۷ء کو آپ کو جہادی لشکر کا امام تسلیم کر لیا۔

بیعت امامت کا سن کر عام مسلمان، علماء، خوانین اور سردار ہر طرف سے اکٹھے ہو کر آئے اور پیمان وفا استوار کیا۔ ان میں حاکمان پشاور یار محمد اور سلطان محمد بھی شامل تھے، یہ رنجیت سنگھ کے باجگزار تھے۔ اندرونی رقابتیں، باہمی حسد وکینہ، بغض، مکر وفریب، یہ ساری خصوصیتیں ان

میں بدرجہ اتم موجود تھیں لہٰذا ان کا کردار خاصا مشکوک قسم کا تھا۔ سید احمدؒ کی توجہ جب اس جانب کرائی گئی تو انہوں نے فرمایا: ''دلوں کا حال خدا جانتا ہے۔ اس شخص (یار محمد خاں) نے عہد کیا ہے کہ وہ کفر کے خاتمے میں ہمارا ساتھ دے گا لہٰذا ہمیں اللہ پر توکل کر کے اس کی بیعت کو قبول کر لینا چاہیے۔''

اکوڑے اور حضرو کی عسکری کامیابیوں اور پھر بیعت امامت کی خبریں جب دربار لاہور تک پہنچیں تو سکھ ہوشیار ہو گئے۔ جنرل بدھ سنگھ نے سردار یار محمد کو واضح پیغام دے دیا کہ سید احمدؒ سے علیحدہ ہو جاؤ تو تمہارے علاقے تمہارے قبضے میں رہیں گے وگرنہ تمہارا وہ حشر کیا جائے گا کہ تمہاری نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔

سازش تیار کر لی گئی تھی' شیدو کے میدان میں افواج آمنے سامنے تھیں' قبائلی جرگے میں طے پایا تھا کہ قبائلیوں اور مجاہدین کی متحدہ فوج سکھوں کے خلاف براہ راست اقدام کرے گی۔ سردار یار محمد نے خصوصی طور پر سید احمد کے لیے عشائیہ کا انتظام کیا۔ کھانا کھایا تو سید احمدؒ کی طبیعت بگڑنا شروع ہو گئی اور غشی کے دورے پڑنے لگے' پھر قے ہونا شروع ہو گئی۔ یار محمد نے غداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلامیان ہند کے مجاہد عظیم کو زہر دے دیا تھا۔ صبح ہوئی تو میدان جنگ کی صورت حال یہ تھی کہ مغرب کی سمت سردار یار محمد اپنی بیس ہزار کی فوج اور توپخانے کے ساتھ موجود تھا۔ اس کے بائیں جانب سلطان محمد اور پیر محمد کے دستے تھے اور ان کے بائیں طرف ہلال کی صورت میں سمہ کے خوانین جبکہ بائیں جانب مجاہدین موجود تھے۔ سید احمدؒ میدان جنگ سے باہر موت وحیات کی جنگ لڑ رہے تھے۔

جنگ شروع ہوئی تو مجاہدین عقابوں کی طرح سکھ لشکر پر ٹوٹ پڑے' فتح چند لمحوں کی مسافت پر تھی کہ حسب سازش یار محمد نے میدان جنگ سے واپس پلٹنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر سمہ کے خوانین بھی لشکروں سمیت پیچھے ہٹ گئے' اب مجاہدین تنہا رہ گئے تو وہ دیوانہ وار لڑے اور شہید ہوتے گئے۔ پھر انہوں نے محسوس کیا کہ بیس تیس گنا دشمن سے لڑنا تحریک کو ختم کر دینے کے مترادف ہو گا۔ چنانچہ شہداء کی ایک کثیر تعداد میدان جنگ میں چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹتے گئے۔ یار محمد کی غداری اور سمہ خوانین کی بزدلی سے مجاہدین جیتی ہوئی جنگ ہار چکے تھے اور سکھا شاہی کا پایہ سلطنت نقاروں سے گونج اٹھا۔

ڈنگلہ اور شنکیاری کے مقامات پر مجاہدین کی ایک بار پھر سکھوں سے جھڑپ ہوئی اور دونوں مقامات پر مجاہدین فتح یاب رہے۔ یہ دور بڑا کربناک دور تھا۔ مجاہدین تنہا تھے اور اکثر وبیشتر فاقوں کی نوبت آجاتی۔ خارے خاں' پائندہ خاں اور سلطان محمد خاں ہندوستان سے آنے والے مجاہدین کو لوٹ لیتے اور مجاہدین کی مخبریاں کرتے۔ شریعت کا نفاذ ان سرداروں اور خوانین کے لیے ناقابل قبول تھا کیوں کہ یہ قوانین ان کی نفسانی خواہشات اور سیاسی ومعاشری مفادات پر ضرب لگاتے تھے۔ ان خوانین نے مجاہدین کو خاک وخون میں نہلا دیا تھا۔ اٹک کے مسلمانوں نے مجاہدین کی مدد سے اٹک کے قلعہ پر قبضہ کا منصوبہ بنایا تو خارے خاں نے سکھوں کو مخبری کر دی اور جواب میں سکھوں نے اٹک کے مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد شہید کر دی۔ یہ سردار ایک دفعہ رنجیت سنگھ کے فرانسیسی جنرل ونٹورا کو مجاہدین پر چڑھا لائے لیکن مجاہدین نے اسے شکست دی۔ سوات کے ایک سردار نے شاہ اسماعیل شہید کو ایک بار باجوڑ کے راستے میں روک لیا اور صاف طور پر کہا کہ بے شک تم لوگ کتاب وسنت سے متجاوز نہیں کرتے لیکن شریعت کے احکام ہمارے لیے بوجھ ہیں۔

اسی صورتحال میں سید احمدؒ کے لیے ناچار ہو کر تادیبی اقدامات کرنا پڑے' سب سے پہلے خارے خاں کو غداری کی سزا دی گئی۔ پھر زیدہ کے مقام پر سکھوں کے ایجنٹ یار محمد کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔ سلطان محمد نے مجاہدین پر حملہ کیا تو اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا اور مصالحت کی پیش کش کی۔ سید احمدؒ نے منافقین کو کہا کہ ہم یہاں صرف سکھوں سے جہاد کرنے آئے ہیں' آپ ہمارا ساتھ دیجیے اور کافروں کے ہاتھ میں نہ کھیلیے۔

مجاہدین نے پشاور سلطان محمد خاں کو واپس کرایا اور اس نے بھی سید احمدؒ کی اطاعت کی حامی بھر لی۔ اب خیبر تا اٹک تک کا علاقہ سید صاحب کی دسترس میں آچکا تھا اور بظاہر مخالف عناصر ختم ہو چکے تھے۔ یہ بہترین موقع تھا کہ منظم حملہ کے ذریعہ پنجاب کو سکھوں سے آزاد کرایا جائے۔ سید احمدؒ کے نقشہ جنگ میں کشمیر کو نمایاں حیثیت حاصل تھی۔ کشمیر پر قبضہ ہونے سے نہ صرف قدرتی مدافعت کا مضبوط خطہ مجاہدین کے ہاتھ آجاتا بلکہ ایسا دفاعی حصار بھی مکمل ہو جاتا جس کو سکھ ہندو یا انگریز کوئی بھی آسانی کے ساتھ توڑ نہ سکتا تھا۔ سید احمد اپنی اسی حکمت عملی کا کاشغر کے شاہ سلیمان سے پہلے ہی ذکر کر چکے تھے' انہوں نے شاہ سلیمان کو تحریر فرمایا:

''اس تمام معرکہ آرائی کا مقصود صرف یہ ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو' رسول اللہ ﷺ کی سنت زندہ ہو اور مسلمانوں کا ملک کفار ومشرکین کے قبضے سے نکل آئے' اس کے سوا کوئی مقصود نہیں۔''

پشاور میں اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی گو کہ سلطان محمد کو سید احمدؒ نے پشاور کا حکمران بنا دیا تھا لیکن حکومت کو احکام شرع کے مطابق چلانے کے لیے انہوں نے مظہر علی کو پشاور کا قاضی مقرر کیا اور چند مجاہدین ان کی معاونت کے لیے بھی دیے۔ دیگر علاقوں میں بھی مجاہدین کی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں تعینات کر دی گئی تھیں۔ سلطان محمد نے توبہ وتجدید بیعت کا ڈھونگ مہلت حاصل کرنے کے لیے رچایا تھا۔ دربار لاہور سے ساز باز کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو چکا تھا۔ مجاہدین کی یہ حکومت رنجیت سنگھ کی حکومت کے لیے سنگین خطرے کا روپ دھار چکی تھی۔ اُدھر انگریز بھی اپنی سامراجیت میں توسیع کے لیے مجاہدین کو راہ کا سنگ گراں سمجھنے لگے تھے۔

سید احمدؒ کشمیر کو اسلامی حکومت میں شامل کرنے کی تدابیر میں مصروف تھے کہ ہندوستان سے قبر پرست ملاؤں اور جاہ پرست مشائخ کے مہر شدہ فتوے سرحد میں پہنچنا شروع ہو گئے۔ دربار لاہور سے انگریزوں کا رابطہ کافی گہرا ہو چکا تھا۔ یہ بات صاف ظاہر تھی کہ قافلہ حق کے جاں نثاروں کے خلاف کفر وگمراہی کے یہ فتوے انگریزوں نے ابن الوقت ملاؤں سے لکھوائے اور سکھوں کے ذریعے ان خوانین وسرداروں تک رسائی ممکن بنائی گئی جو کافروں کی عملداری میں رہنے کو اسلامی حکومت پر ترجیح دیتے۔ یہ سلسلہ اس وقت تشویشناک ہو گیا جب کئی غیر معروف علماء کا مشترکہ محضر نامہ تقسیم کیا گیا جس میں ان مجاہدین کو بد عقیدہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو مکر وفریب قرار دے کر کہا گیا تھا کہ ان کا قتل جائز ہے اور تمام سرداروں' خوانین اور مقامی جرگوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان بد عقیدہ لوگوں کو اپنے علاقے سے نکال باہر کریں۔

یہ محضر نامہ جب سید احمدؒ تک پہنچا تو آپ نے فرمایا: کہ ''یہ لوگ قبر پرستی اور پیر پرستی کو ہی اپنا دین وایمان گردانتے ہیں۔ شرعی احکامات کی تعمیل ان کے لیے سوہان روح ہے اور حلال وحرام میں امتیاز قائم رکھنا ان کے لیے ناممکن کیونکہ یہی ان کا ذریعہ معاش ہے۔ ہمارے وعظ ونصائح سے لاکھوں افراد توحید وشرک کے فرق کو جان کر پکے موحد اور متبع سنت ہو گئے ہیں اور ان نام نہاد علماء' پیروں اور مولویوں کا کاروبار سرد ہوتا جا رہا ہے۔ یہی وہ رشک وحسد ہے جس نے انہیں ہم پر یہ بہتان لگانے پر آمادہ کیا ہے۔ جن لوگوں نے یہ فتوے لکھے تھے ان میں اکثر یا تو انگریز حکومت میں اعلیٰ مناصب پر فائز تھے یا انگریزوں کے وظیفہ خوار۔ ان بدعقیدہ ومشرک ملاؤں نے سرحد میں اس قدر جھوٹ پھیلایا اور انہیں ایک نیا مذہب ایجاد کرنے اور بدعقیدگی پھیلانے والے کافر کہا گیا۔ اس طرح ایک ایسی جماعت کو تباہ کر دیا جو سکھوں اور انگریزوں کے خلاف علم جہاد لے کر اٹھی تھی جس کا مقصد ہندوؤں' سکھوں اور انگریزوں سے اسلامی اقتدار کو دوبارہ واگرانا تھا۔ گویا دہلی کے پایہ تخت سے ایک صحیح اسلامی حکومت کا قیام اس تحریک کا اصل مقصود تھا۔ سید احمدؒ نے شہزادہ کامران کو ایک خط میں تحریر کیا تھا جس میں انہوں نے لکھا کہ ہم چند کمزور وبے حقیقت اشخاص نے اس بات کا بیڑہ اٹھایا ہے کہ ملک کو جہاد کے ذریعہ آزاد کرایا جائے گا اور حکومت وسلطنت کا استحقاق ریاست وانتظام سلطنت' اس کی استعداد رکھنے والوں کے حوالے کر دیا جائے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ احسان خداوندی کا شکر بجا لائیں گے' ہر حال میں جہاد کو قائم رکھیں گے' شرع سے بال بھر بھی تجاوز وانحراف نہیں کریں گے اور ظلم وفسق سے کلیتًا اجتناب کریں گے۔

لیکن مسلسل جھوٹے پروپیگنڈے سے سید احمدؒ اور ان کے رفقاء کار کے خلاف پہلے بیزاری پھیلی پھر یہ بیزاری نفرت اور بعد ازاں اشتعال میں تبدیل ہو گئی۔ سلطان محمد نہایت مکاری کے ساتھ مجاہدین کے خلاف نفرت پھیلا رہا تھا۔ پھر اس نے ایک نہایت سنگین وار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ سید احمدؒ اسلامی حکومت کے دارالخلافہ پنجتار میں موجود تھے کہ مجاہدین کی ان تمام چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا جو سید صاحب نے امور حکومت کی نگرانی کے لیے مختلف علاقوں میں تعینات کی ہوئی تھیں۔ سب سے پہلے مظہر علیؒ کو پشاور میں شہید کیا گیا۔ یہی انجام ان کے رفقاء کاروں کا ہوا۔ ٹپہ امان زئی کے ناظم حاجی بہادر شاہ تھے وہ سید صاحب سے ملاقات کے بعد واپس ٹپہ امان زئی جا رہے تھے کہ اسماعیلیہ کے خان اسماعیل خان نے انہیں اصرار کر کے شب وہیں بسر کرنے کا کہا۔ پر تکلف کھانا کھلایا اور عشاء کی نماز کی امامت کا کہا۔ آپ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں تھے کہ اسماعیل خان نے تلوار سے آپ کی گردن تن سے جدا کر دی۔ مسجد کا فرش اللہ کے ایک سپاہی کے لہو سے سرخ ہو گیا۔

حاجی بہادر شاہؒ کو شہید کرنے کے بعد اسماعیل خان نے نقارہ بجایا جو اس بات کا اعلان تھا کہ مجاہدین کا قتل عام شروع کر دیا جائے۔ مجاہدین نے نقاروں کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ جوار کوٹنے کے لیے لوگوں کو جمع کیا جا رہا ہے۔ یہ دراصل خفیہ اشارہ تھا جو غداروں نے مجاہدین کو شہید کرنے کے لیے مقرر کر رکھا تھا۔ اس رات مجاہدین کو جگہ جگہ قتل کیا گیا۔

سدم کے ناظم حاجی محمود تھے' انہیں اور ان کے رفقاء کار کو شہید کر کے گھوڑوں کے ٹاپوں تلے روندا گیا۔ سنگدل شہداء کی لاشوں کو روندتے اور کہتے کہ اٹھو اور نماز کی تاکید کرو' ہم سے عشر مانگتے تھے۔

سید احمدؒ کے لیے یہ حادثہ بے حد جانگداز تھا۔ سینکڑوں مجاہدین کی مظلومانہ شہادت نے انہیں غم وحزن کی کیفیت میں مبتلا کر دیا۔ یہ شہدا وہ لوگ تھے جو علم وعمل' تقویٰ اور اتباع شریعت میں پورے برصغیر میں اپنی مثال آپ تھے۔ رنجیت سنگھ کے خونی لشکر نے مجاہدین کو اتنا نقصان نہ پہنچایا تھا جتنا انہوں نے غداری کر کے مجاہدین کی طاقت کو پہنچایا۔

سید صاحب نے اس المناک حادثے کے بعد ہجرت کا فیصلہ کر لیا۔ اس فیصلے کی اطلاع پھیلتے ہی وہ علمائے کرام' سادات عظام اور معتقد خوانین وسردار اور عام باشندے جنہوں نے اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر مجاہدین کو بچانے کی کوشش کی تھی پنجتار پہنچنے لگے اور زور دینے لگے کہ وہ اپنا فیصلہ تبدیل کر لیں۔ ان میں ارباب بہرام خانؒ بھی تھے۔ انہوں نے سید احمدؒ سے کہا کہ آپ حکم دیں میں اپنا لشکر اور توپ لے کر نکل جاتا ہوں' اللہ نے چاہا تو جنگ کی نوبت ہی نہ آئے گی اور سارا علاقہ سر اطاعت خم کر دے گا۔ ارباب بہرامؒ نے درست کہا تھا۔ سینکڑوں مجاہدین سے محروم ہونے کے بعد بھی سید احمد کے رفقاء کار گو تعداد میں بہت قلیل رہ گئے تھے لیکن ان کی دلیری' جرأت اور موت سے بے خوف وہ عناصر تھے جنہوں نے باغی خوانین کی نیندیں حرام کر رکھی تھیں۔ انہیں فکر تھی کہ سید احمدؒ اپنے شہداء کا انتقام نہ لیں۔ لیکن سید احمدؒ نے جان لیا تھا کہ وہ جن لوگوں پر اعتماد کر کے جہاد کے لیے نکلے تھے اور مختصر سی مدت میں ان لوگوں کو سکھوں کے مظالم سے نجات بھی دلوادی تھی ان میں نفاق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب ہم یہاں سے ہجرت کریں گے اور ہمارا رب ہمیں جس طرف لے جائے گا چلے جائیں گے مگر یہاں نہیں رہیں گے' ان شاء اللہ تعالیٰ! آپ نے فرمایا کہ زمانہ قدیم سے یہ سنت جاری ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے نائبین کو مخالفین نے اذیت کا نشانہ بنائے رکھا لیکن ان میں سے بیشتر نے خلق خدا کی خیر خواہی اور ان کو بھلائی سے بہرہ یاب کرنے کے لیے اپنی جانیں تک گنوا دیں۔ لیکن یہاں کے لوگ تو ان سب پر بازی لے گئے' وہ دین حق کے ماننے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے شریعت کے احکامات کا انکار کیا اور اللہ کے سپاہیوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگ لیا۔

پنجتار کے بدقسمت نصیب میں برصغیر کے مسلمانوں کے لیے آزادی کا مرکز بننا لکھا ہی نہ تھا وگرنہ انگریزوں کی بڑھتی ہوئی سامراجیت کو چند برس میں واپس دھکیل دینا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ چار برس بعد ۱۸۳۰ء میں جب سید احمدؒ پنجتار روانہ ہوئے تو ان کی تحریک زخم خوردہ تھی اور یہ زخم سکھوں نے نہیں اپنوں کے ہی لگائے ہوئے تھے۔

پنجتار کے قیام کے دوران سید احمدؒ کے ہاتھوں رب کائنات نے ایک نہایت اہم کام کروایا۔ جہاد پر نکلنے سے قبل سید احمدؒ وسیع وعریض ہندوستان کے مختصر سے علاقے میں تبلیغی دوروں پر نکلے تھے۔ جب ایک وسیع علاقہ ہنوز خواب غفلت میں ڈوبا پڑا تھا۔ آپ نے فیصلہ کیا کہ برصغیر کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کے اصلاح حال کے لیے مبلغ اور داعی روانہ کیے جائیں' ان میں سید محمد علی رامپوری

باقی صفحہ 8 پر

سعودی حکومت... اور مقامات مقدسہ!

تحریر: جناب محمد عمران مجاہد

۱۸نومبر ۲۰۱۴ء کے روزنامہ نوائے وقت لاہور میں ''مطلوب وڑائچ'' کا مضمون بعنوان ''محبوب کی گلیاں..... واہ سبحان اللہ'' شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے بعض مقامات مقدسہ کا سہارا لے کر سعودی عرب کے بارے میں اپنے خبث باطن کا اظہار کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مملکت پاکستان میں ایک مخصوص میڈیا گروہ مسلسل پاک سعودی دوستی میں رخنہ ڈالنے کے لیے سرگرم ہے۔ جس کی کوشش یہ ہے کہ پاکستان کے محسن اور برادر اسلامی ملک سعودی عرب جو پاکستان کے مشکل اوقات میں کام آتا اور اس کی مدد کرتا ہے اس سے کسی نہ کسی طرح اس کو روکا جائے' ان میں اختلافات ڈالے جائیں۔ آئے دن سعودی عرب کے محسن اور خیر خواہ حکمرانوں کے خلاف بے جا تنقید اور شر انگیز پروپیگنڈہ پھیلایا جا رہا ہے اور ان کے اسلام پسند اور مسلمانوں کے حق میں جہود و مساعی کو خلاف اسلام قرار دیا جاتا اور ان کی انسانی ہمدردی کی پالیسیوں پر تنقید کی جا رہی ہے۔

عالمی استعماری قوتیں مسلمانوں بالخصوص پاکستان میں صوفی ازم کی حامی ہیں اور وہ پاکستان میں اس ازم کے فروغ اور اس کی دلجوئی کے لیے کوشاں ہیں تا کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کو اسلام سے ہٹا کر توہم پرستی اور قبر پرستی کی طرف لے جائیں۔ جہاں تک مملکت سعودی عرب کا تعلق ہے تو وہاں جب سے آل سعودؒ کی حکمرانی کا دور شروع ہوا ہے تب سے وہاں قرآن وسنت کا نظام نافذ ہے۔ وہاں عقیدہ توحید کی تبلیغ واشاعت عام ہے۔ آل سعودؒ کی سعودی عرب میں شرک وبدعات ورسومات کے خاتمے کے لیے خدمات قابل ستائش ہیں۔ انہوں نے جس طرح مملکت سعودی عرب میں اسلامی بنیادوں پر مبنی معاشرے کی تشکیل فرمائی اس پر اللہ تعالیٰ آل سعود کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس کے لیے ان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ سعودی عرب میں اسلام اور اس کے قوانین کے نفاذ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے وہاں امن اور وسائل سے مالا مال کر رکھا ہے۔ وہاں توحید کی وجہ سے امن وسکون ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آل سعود کو مسلمانوں کے مقدس ترین مقامات حرمین شریفین کی خدمت کا موقع دیا ہے۔ وہ بفضلہٖ تعالیٰ اس کو کما حقہ ادا کر رہے ہیں۔ الحمد للہ! آل سعود جس طرح ملک میں مکمل اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے کوشاں ہیں اسی طرح وہ پوری دنیا میں اسلام کی اشاعت کے لیے بھی کوشاں اور سرگرم ہیں۔ مملکت سعودی عرب نے لاکھوں کتابیں چھپوا کر پوری دنیا میں تقسیم کی ہیں۔ اس طرح شاہ فہد قرآن کمپلیکس دن رات دنیا کی تمام زبانوں میں بحمدہ تعالیٰ قرآن کریم کی نشر واشاعت کا کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سعودی حکمران حرمین شریفین کی خدمت کرنے اور ضیوف الرحمٰن کو سہولیات پہنچانے میں دن رات کوشاں اور اپنے خزانوں کے منہ کھولے ہوئے ہیں۔ حج کے سلسلہ میں ان کی خدمات قابل ستائش اور مثالی ہیں۔ سعودی عرب تمام عالم دنیا میں ایک ماڈل اسلامی مملکت ہے۔

صوفی ازم کے حامی توہم پرست لوگ مملکت سعودی عرب میں حرمین شریفین کی تعمیر وتوسیع کے حوالہ سے بے جا تنقید اور پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ' مسجد حرام کی تعمیر وتوسیع حالات کے مطابق کی گئی۔ اس وقت ٹیکنالوجی اور نیٹ کا دور ہے' مغرب کے لوگ ترقی کر کے کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں مگر ہمارے لوگ جو صوفی ازم اور توہم پرستانہ خیالات کے حامی ہیں وہ اب بھی قدامت پسندی پر مبنی خیالات لیے ہوئے ہیں اور اسلام میں شرک وبدعات اور رسومات میں الجھے ہوئے ہیں۔ حرم مکہ کی توسیع سعودی عرب کے حکمرانوں کا ایک مثالی قدم اور مسلمانوں کی حج کے موقع پر بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اسلام کے عین مطابق ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب لوگ (بیعت رضوان جس درخت کے نیچے ہوئی) درخت کے اردگرد برکت کی وجہ سے جمع ہونے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کٹوا دیا اور توہم پرستی وبدعات کا خاتمہ کیا۔ اسی طرح مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر وتوسیع آپ ﷺ کے دور میں ہوئی' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی اور یہ سلسلہ چلتا آ رہا ہے' اس کو تو کسی نے غلط یا تنقید کا نشانہ نہ بنایا۔ لہٰذا حرمین شریفین کی تعمیر وتوسیع اور اس کی بہتری سنت نبوی ﷺ اور سنت خلفائے راشدین اور تبع تابعین کے عمل کے عین مطابق ہے اور اس پر تنقید غلط اور غیر اسلامی خیالات کی عکاسی ہے۔

جہاں تک مسئلہ مملکت سعودی عرب کی دنیا کے مجبور اور مظلوم مسلمانوں کی مدد کا ہے تو وہ اس خدمت خلق کو بحمدہ تعالیٰ پورا کرنے میں مصروف عمل ہے۔ شام کے مجبور' مظلوم اور انسانی بربریت سے دوچار ہونے والے سنی مسلمانوں کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں سعودی عرب کے حکمرانوں کی پالیسی بڑی واضح اور اسلام پسند ہے۔ جس طرح خناس بشار الاسد اور اس کی حکومت نہتے مسلمانوں پر کیمیائی ہتھیار اور ان پر جبر وظلم کی داستان بنے ہوئے ہیں' اس عالم میں مجبور اور مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنا کہاں کی ناانصافی' ظلم اور گناہ ہے؟ دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمانوں کو ظلم وبربریت کا سامنا ہے وہاں سعودی عرب کے حکمران مسلمانوں کی دلجوئی اور ان کی مدد کرتے نظر آتے ہیں۔ خدمت خلق اور خصوصاً اسلام کے حوالہ سے سعودی حکمرانوں کی خدمات قابل قدر ہیں۔ سعودی عرب عالم اسلام کا خیر خواہ اور ہمدرد ملک ہے جو مسلمانوں کی دلجوئی کرنے اور ان کی مدد کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

دنیا میں جہاں کہیں زیادہ غربت ہے یا وہ ممالک جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور جہاں کفار کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں' وہاں سعودی حکومت ان کی مالی مدد کرتی ہے۔ سعودی عرب ہی وہ واحد مملکت ہے جو ایسے علاقوں میں غریب مسلمانوں کی امداد کر کے یا وہاں علماء ودعاۃ بھیج کر انہیں ارتداد کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس طرح مملکت سعودی عرب مسلمان ملکوں اور حکومتوں کے ساتھ بھی مخلصانہ تعاون کرتی ہے۔ حال ہی میں ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد پاکستان کے

باقی صفحہ 8پر

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر
جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

سرورِ کونین، تاج دار مدینہ، رہبر انسانیت، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی وہ شخصیت ہے کہ ان پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ پوری کائنات سے بڑھ کر آپ کے ساتھ عقیدت ومحبت رکھنا ایمان کی اساس ہے۔ جس آدمی کا دل حُبِ رسول ﷺ سے خالی ہو وہ کبھی مومن ہو ہی نہیں سکتا۔ اہل ایمان نے مختلف انداز میں رسول اللہ ﷺ سے عقیدت ومحبت کا اظہار کیا، نظم میں بھی اور نثر کی صورت میں بھی۔

رسول اکرم ﷺ کی مدح سرائی کو مسلمانوں کی عام اصطلاح میں "نعت" کہا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے مقام ومرتبے کے کیا کہنے کہ خود رب کائنات نے قرآن کریم کی بیسیوں آیات میں آپ کا ذکر جمیل فرمایا ہے، سورۂ آل عمران آیت ۱۴۴، سورۂ الاحزاب آیت ۴۰، سورۂ الفتح آیت ۲۹، سورۂ محمد آیت ۲۔

یعنی ان چار مقامات پر تو صراحت کے ساتھ آپ کا اسم گرامی "محمد" مذکور ہوا ہے۔ اور سورۂ الصف کی آیت ۶ میں آپ کا نام نامی "احمد" بیان ہوا ہے۔

ان کے علاوہ سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۵۹ اور ۱۶۴، سورۂ القلم کی آیت نمبر ۴، سورۂ الانشراح، سورۂ الضحیٰ اور سورۂ الکوثر تو پوری کی پوری سورتیں اور سورۂ النجم کی ابتدائی آیات میں آپ کی صفات اور مرتبہ عالیہ کا انتہائی بلیغ انداز میں تذکرہ موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی ﷺ کے ساتھ محبت:

اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب ﷺ کے ساتھ اس قدر محبت ہے کہ جب بد بخت ابولہب نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہرزہ سرائی کی تو اس کے جواب میں رب کائنات نے پوری سورۂ اللہب نازل فرما کر اس کا جواب دیا۔

اسم محمد کی عظمت:

"محمد ﷺ" یہ نام اس قدر عظمت والا ہے کہ اس کا اشتقاق اللہ تعالیٰ کے نام سے ہے۔ ثناء خوانِ رسول سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے آپ کے شرف ومقام کے اظہار کے لیے آپ کے نام کا اشتقاق اپنے نام سے کیا ہے۔ پس عرش والا محمود اور اس کا حبیب محمد ﷺ ہیں۔

جس ذات اقدس کی مدح سرائی اور دفاع خود رب کائنات کرے تو ایک انسان اس ذات کی کیا ثناء بیان کر سکتا ہے؟

مرزا غالب نے اس بارے میں اپنی بے بسی اور عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا ؎

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

انجینئر عبدالرزاق اویسی نے انہی جذبات کی ترجمانی اپنے ایک شعر میں یوں کی ہے ؎

خود کرے تعریف جس کی خالقِ ارض وسماء
ایک مشت خاک سے ہو کیسے حق اس کا ادا

نبی پاک کا اسم گرامی اس قدر عظیم اور بابرکت ہے کہ انسان کو بہت زیادہ طہارت وپاکیزگی اختیار کر کے آپ کا نام نامی اپنی زبان پر لانا چاہیے۔

ایک شاعر نے فارسی میں کہا ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک وگلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی است

انجینئر عبدالرزاق اویسی نے اس مفہوم کو اپنے الفاظ میں یوں ادا کیا ہے ؎

ہزار بار دھو کر زباں کو مشک وعنبر سے
تیرا نام میں لوں ادب کے ہے منافی یہ

قطعہ

نعتِ مصطفیٰ کے حوالے سے ایک قطعہ باذوق اہل اسلام میں بہت زیادہ معروف ہے جس کے الفاظ ہیں ؎

بلغ العلی بکمالہ ..... کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ ..... صلوا علیہ وآلہ

کہ آپ معراج کے موقعہ پر اوج اور بلندی کے کمال تک پہنچے اور آپ کے حسن وجمال کی بدولت کفر وضلالت کے اندھیرے چھٹ گئے۔ آپ کی تمام عادات وخصائل انتہائی عمدہ اور پاکیزہ ترین ہیں۔ پس اے اہل اسلام! آپ کی ذات بابرکات پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے رہو۔ ایک اور شاعر کا ایمان افروز نعتیہ قطعہ بھی اہل ایمان کی زبانوں پر عام ہے ؎

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بوجھك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

یعنی "اے حسن وجمال کے پیکر اور انسانیت کے راہ بر! آپ کے رخ انور کی برکت ہی سے تو چاند منور ہے، کسی انسان کے لیے آپ کی شان کما حقہ بیان کرنا ممکن ہی نہیں، مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ہی سب سے افضل اور بڑھ کر ہیں۔

قصیدۂ ابوطالب

امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والد گرامی اور رسول اکرم ﷺ کے عم جناب ابوطالب نے بھی رسول اللہ ﷺ کی مدح وثناء میں ایک طویل نعتیہ قصیدہ کہا تھا، اس کے ۹۴ اشعار مشہور عالم کتاب سیرت ابن ہشام کی جلد اول کے صفحہ ۲۶۵ پر درج ہیں۔

سیدنا حسان بن ثابت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مدّاح رسول اور ثناء خوان رسول کی حیثیت سے بہت زیادہ شہرت حاصل ہے۔

عجیب اتفاق

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ انصاری صحابی ہیں، آپ کے والد کا نام ثابت اور دادا کا نام منذر ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ دادا بیٹا اور پوتا تینوں کی عمر بحساب سال برابر ہے۔ یعنی تینوں کی عمر میں ایک سو اور بیس بیس سال ہوئیں۔ حسان رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو اس وقت آپ کی عمر ساٹھ سال تھی۔ آپ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے ساٹھ سال گزارے اور اسلام قبول کرنے کے بعد بھی آپ نے ساٹھ سال عمر پائی۔ اللہ کے رسول ﷺ مختلف مواقع پر فرمائش کر کے ان سے اشعار سنا کرتے اور دعا فرمایا کرتے تھے کہ "حسان! تم کفار کی ہجو کا جواب دو۔ جبریل امین تمہاری مدد کرے گا۔"

آپ ﷺ، اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے کہ یا اللہ! جبریل کے ذریعے حسان کی مدد فرما۔ صحیح مسلم کی جلد ۱۲ کے صفحہ ۴۹ پر ان کے ایک نعتیہ قطعے کے سات اشعار محفوظ ہیں۔ تاہم ان کا مکمل دیوان طبع شدہ دستیاب ہے اور اس کا ایک نسخہ راقم الحروف کی لائبریری میں بھی موجود ہے۔

آپ کے ظہور عالم ہونے سے تقریباً تین سو سال پہلے کا نعتیہ قصیدہ

امام ابن قتیبہ نے اپنی کتاب ''المعارف'' کے صفحہ ۲۴۷ پر ذکر کیا ہے کہ یمن کے ایک بادشاہ تبع بن کلیکرب نے تورات وانجیل میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق پڑھا تو وہ اسی وقت آپ پر ایمان لے آیا اور اس نے ایک نعتیہ قصیدہ لکھا۔ اس کے دو اشعار کا ترجمہ یوں ہے کہ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اگر مجھے ان کے زمانے تک عمر مل جائے (یعنی میں ان کے ظہور تک زندہ رہوں) تو ان کا وزیر اور مددگار بن کر رہوں گا۔''

ہادیٔ عالم

ہر صاحب ایمان نے اپنے اپنے انداز میں رسول اکرم ﷺ سے عقیدت ومحبت کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب دل نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر ایک پوری کتاب غیر منقوط لکھی ہے۔ چونکہ اردو زبان کا دامن اور ذخیرۂ الفاظ کافی حد تک محدود ہے اور تقریباً نصف یا اس سے بھی زائد الفاظ عربی فارسی اور دیگر زبانوں سے مستعار لیے گئے ہیں اس لیے مصنف کو بہت سے مقامات پر عربی اور فارسی الفاظ وتراکیب استعمال کرنا پڑی ہیں۔ تاہم ان کی یہ محنت قابل قدر ہے اور تعجب ہے کہ مصنف کا اپنا نام اور کتاب کا نام بھی غیر منقوط ہے۔ کتاب کا نام ہادیٔ عالم اور مصنف محمد ولی ہیں۔

داعیٔ اسلام

نثر کی نسبت نظم اور شعر کہنا خاصا مشکل اور محنت طلب کام ہے۔ تاہم ہادیٔ عالم کی اشاعت کے بعد جناب صادق علی صادق نے کمر ہمت باندھی اور اسی انداز پر منظوم غیر منقوط سیرت النبی لکھی' اس کا نام ہے داعیٔ اسلام۔ یہ کتاب بھی مطبوع ہے اور راقم کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

عرب کا چاند

رسول اکرم ﷺ کی شخصیت اور آپ کی سیرت کی عظمت کے پیش نظر اہل اسلام کے علاوہ غیر مسلم اہل علم ودانش اور شعراء نے بھی اپنے اپنے انداز میں آپ کا تذکرہ اور مدح کی ہے۔ چنانچہ برصغیر کے ایک ہندو پنڈت ہری چند نے آپ کی مدح میں ایک مستقل بہترین کتاب ''عرب کا چاند'' کے نام سے لکھی ہے۔ یہ کتاب بھی شائع شدہ اور مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

آہ..... ڈاکٹر محمد سعید مغل جوار رحمت میں!

تحریر: جناب محمد یٰسین ظفر (پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ انعامات کو امانت سمجھ کر پوری دیانت سے اس کا استعمال کرنا ہر شخص کا کام نہیں جبکہ یہ نعمتیں، راحتیں اور آسائشیں وافر ہوں۔ پھر شکرانے کے طور پر ان کا رخ حاجتمندوں، نادار اور مفلسوں کی طرف کر دینا واقعی کمال کی بات ہے۔ اپنے وجود کو معاشرے کے لیے کارآمد بنانا، دکھی انسانیت کو خوشیاں بانٹنا، نیکی کی رغبت دلانا ایک اچھے مسلمان کی پہچان ہے۔ انہی خوبیوں کا مرقع ہمارے ممدوح ڈاکٹر محمد سعید مغل ہیں۔ جو عرصہ دراز سے وادی مہران کے خوبصورت شہر میرپور خاص میں خدمت خلق میں مصروف تھے۔ اسی شہر میں اپنی جوانی کے خوبصورت ایام بسر کیے۔ زندگی کی پینسٹھ سے زائد بہاریں دیکھ کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے خالق حقیقی کے حضور پیش ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

ڈاکٹر محمد سعید مغل درمیانے قد، کھلتا چہرہ، گندمی رنگ، پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ متوسط گھرانے میں آنکھ کھولی۔ اپنی محنت اور شوق سے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ والدین کا سہارا اور بہن، بھائیوں کی کفالت کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہومیو ڈاکٹر بننے میں کامیاب ہوئے۔ اپنی ذہانت، نفسیاتی مہارت اور مرض کی تشخیص میں غیر معمولی صلاحیت کی وجہ سے ہر عام وخاص میں مقبول ہوئے اور ان کا کلینک ہمیشہ تنگ دامن کا شکوہ کرتا رہا۔ اس پیشے کو ذریعہ معاش کی بجائے خدمت خلق کا ذریعہ بنایا۔ جس کی بدولت اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمتوں اور برکتوں سے فیض یاب ہوتے رہے اور پوری زندگی بہت سادہ مگر پروقار انداز سے گزاری۔

ڈاکٹر سعید مغل بہت خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور ہنس مکھ تھے۔ کشادہ پیشانی پر کبھی بل نہ پڑے۔ ہر آنے والے مہمان کی معروف ہو یا اجنبی اپنی بساط کے مطابق تواضع کرتے۔ ہمدردی، غمگساری کا مظاہرہ کرتے۔ دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔ مسائل کے حل میں اپنی پوری توانائی صرف کرتے۔ حوصلہ افزائی فرماتے اور اچھے کام کی کھلے دل سے ستائش کرتے اور اپنی خدمات بھی پیش کرتے تھے۔

آپ بہت حقیقت پسند تھے۔ حالات پر گفتگو کرتے ہوئے بہترین تجزیہ کرتے۔ غلطیوں کی صحیح نشاندہی کرتے اور اپنی دانش کے مطابق حل تجویز کرتے تھے۔ میرپور خاص میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی فعالیت میں ان کا بڑا کردار ہے۔ تمام دینی، دعوتی، تعلیمی پروگراموں میں بھرپور شرکت کرتے تھے۔

مجھے ذاتی طور پر کئی مرتبہ میرپور خاص جانے کا موقعہ ملا۔ خاص کر جامعہ بحر العلوم السلفیہ کو فعال کرنے اور اس کے انتظامی امور بہتر بنانے میں مقامی انتظامیہ کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر سعید مغل اپنے گھر خصوصی عشائیہ کا اہتمام کرتے۔ ان کا گھر اور کلینک مرکزی جامع مسجد لال باغ کے پڑوس میں ہے۔ نماز عشاء کے بعد ان کے ہاں جاتے اور رات گئے تک محفل جمی رہتی جس میں مقامی قیادت بھی شریک ہوتی۔ قومی مسائل زیر بحث آتے' خاص کر پاکستان میں ایک صالح معاشرے کے قیام کی عملی صورت پر بہترین تجاویز پیش کی جاتیں۔

آپ بڑے مہربان تھے۔ گرمیوں کے موسم میں خصوصی اچار تیار کرتے اور تمام احباب کو بطور تحفہ ارسال کرتے۔ بارہا میری ذمہ داری لگاتے اور میں بخوشی یہ فریضہ انجام دیتا تھا۔ اسی طرح ہومیو پیتھک کی بعض ادویات جو نزلہ، سردرد، پیٹ، قبض کے لیے مفید ہوتی ہیں' تیار کر کے بھیج دیتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کی رحلت سے ہم سب ایک کریم النفس شخص سے محروم ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ بشری لغزشوں کو معاف کرے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ امین!

❀❀❀❀❀

نام کتاب: کھنکتی خاک

تالیف: پروفیسر احمد ساقی

شاعری کا اپنا ہی مزاج اور ڈھب ہوتا ہے۔ شاعر بنا نہیں کرتے بلکہ پیدا ہوتے ہیں۔ معاشرے کا مجموعی رویہ اور شخصیت کا جوہر مل کر ایک شاعر تخلیق کرتے ہیں۔ اندر کا جنوں جب لفظوں کا ساتھ پالے تو شعری انقلاب آتا ہے۔

قدیم عرب شعراء میں امرؤالقیس' نابغہ زبیانی' طرفہ بن العبد کے شام وسحر شعری دنیا کے بہترین اوقات کہلائے۔ بعدازاں جبران خلیل جبران' سلیم خوری' احمد شوقی نے شاعری کے فن کو زمین سے اُٹھا کر آسمان سے لگا دیا۔

پھر علامہ محمد اقبال اور قبل ازیں مرزا اسد اللہ خاں غالب نے اردو شاعری کو طاق بلکہ شہرۂ آفاق بنا دیا۔ تاہم اب اردو شعر وادب میں ایک معجزہ نما تغیر بپا ہو رہا ہے۔ نوجوان اور جدید شعراء بہترین شعر کہہ رہے ہیں۔ ایک طویل عرصے بعد نئی نسل کو بات کہنا آ رہی ہے۔ لطف یہ ہے کہ نوآموز شعراء پرانی بات کو نئے ڈھب میں نہیں بلکہ نئی بات کو نئے سانچے میں ڈھال کر اتنا پراثر بنا رہے ہیں کہ سننے والے پوچھتے رہ جاتے ہیں شاعر کون ہے؟ اور جب انہیں نام بتایا جائے تو حیران ہوا کرتے ہیں۔

ہم ادبی جریدوں میں شعر تلاش کرنے کے لیے فہرست میں پہلے مصرع کی بجائے شاعروں کے ناموں پر نظر دوڑاتے ہیں' گویا شاعر کا نام ہی شعر کے معتبر ہونے کی ضمانت ہے۔ مگر وہ زمانے تو ہوا ہوئے' اب نئی بات کہنے والوں کا دور ہے' اب ہم کلاسیکی شاعری پر نیا ملمع نہیں چڑھا سکتے۔ بات بھی نئی تو اسلوب بھی نیا۔

ہمارے نئے شاعر' چھوٹی اور گمنام بستیوں کے گھروندوں کے ان ذرا ذرا سے تنگ کمروں میں شعر پڑھنے والے' شاید خود بھی نہیں جانتے کہ ان کے قلم سے اعجاز ٹپک رہا ہے۔ نوجوان شعراء پر لازم ہے کہ وہ اپنا سفر جاری رکھیں' شعر کو قدرت نے جو تاثیر عطا کی ہے اسے خوب خوب بروئے کار لائیں۔

زمانہ کچھ تو خود بدلتا ہے اور کچھ اسے مزید بدلنے میں اس کا ہاتھ بٹانا پڑتا ہے۔ بس تو ہم ہاتھ بٹائیں اور قریب آتے دنوں کو اور قریب لائیں۔

''کھنکتی خاک'' اس سلسلے کی اہم پیش رفت ہے۔ اسلوب بھی خوب ہے اور پیغام بھی دلنشیں اور شاعری کا بلند ذوق بھی بہرصورت موجود ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

تبصرہ نگار: مولانا عدیل احمد آزاد (ایم اے)

❁❁❁❁❁

ماہِ اکتوبر ونومبر 2014ء کی رپورٹ

پیغام ٹی وی کی نشریات کے سلسلہ میں ماہ اکتوبر ونومبر ۲۰۱۴ء کی رپورٹ حاضر خدمت ہے۔

تحصیل چونیاں: اس سلسلہ میں تحصیل چونیاں کے نمائندے حاجی ندیم عارف کے ساتھ کنگن پور' شاکوٹ' الہ آباد' آرائیاں والہ' بقاپور' رزانی پور' تلونڈی' بدھائیکے اور شاکوٹ کہنہ کا دورہ کیا گیا۔ احباب جماعت نے ملاقات کے دوران بتایا کہ ان تمام علاقوں میں پیغام ٹی وی کی نشریات جاری ہیں۔

تحصیل قصور: میں کھڈیاں خاص' جھبر' تاراگڑھ' منڈی عثمان والا' سوڈی وال' کچہ پکہ' نور پور اور پیال کا دورہ کیا۔ ان تمام علاقوں میں ٹی وی کی نشریات جاری ہیں۔

تحصیل کوٹ رادھا کشن: میں کوٹ رادھا کشن شہر اور کوٹلی رائے ابوبکر' ہنڈال وغیرہ کے دورے کے دوران پتہ چلا کہ ان علاقوں میں بھی پیغام ٹی وی کی نشریات جاری ہیں۔

تحصیل پتوکی میں حبیب آباد' ٹھینگ چک نمبر ۷' ڈھولن چک نمبر ۷' حسین خانوالہ' گوہر رسول پور' بڑوال' کانی' کچہ پکہ' بھولے وال اور بھائی پھیرو کا دورہ کیا۔ احباب نے بتایا کہ ان تمام علاقوں میں نشریات جاری ہیں۔

ان دورہ جات میں مولانا عبدالباری ذوق (پتوکی) عبدالواحد ندیم (کھڈیاں خاص) اور حبیب الرحمٰن ضیاء ہمراہ تھے۔ والسلام!

رپورٹ: حسن محمود کمبوہ

الاسلام ڈائری 2015ء

الحمدللہ الاسلام ڈائری 2015ء زیر طبع ہے۔ احباب جماعت اپنے آرڈر جلد بھجوائیں تاکہ چھپنے کے ساتھ ہی ڈائری جلد ان کی خدمت میں ارسال کی جاسکے۔

عام قیمت فی ڈائری -/350 روپے

مجلّہ ''اہل حدیث'' کے معاونین سے -/300 روپے فی ڈائری

نوٹ: ڈائری وی پی نہیں کی جائے گی۔

رابطہ: ادارہ ''الاسلام ڈائری'' دفتر ہفت روزہ ''اہل حدیث''

106 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611

042-37720257 - 055-4443265

weeklyahlehadith@yahoo.com

ارکان یوتھ فورس کا تنظیمی دورہ

❁ نومبر ۲۰۱۴ء بروز جمعۃ المبارک اہل حدیث یوتھ فورس اسلام نگر فیصل آباد کے ایک وفد نے ڈاکٹر محمد حسن رشید' صدر اہل حدیث یوتھ فورس حلقہ مولانا صدیق فیصل آباد کے زیر قیادت جھنگ اور نیالا ہور کا دورہ کیا۔

نیالا ہور میں جناب ایوب سجاد ناظم تحصیل گوجرہ سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی اور تنظیمی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ وہاں سے جھنگ پہنچے' جہاں پر حافظ ثاقب سرور ساقی ناظم تبلیغ اہل حدیث یوتھ فورس جھنگ سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ ان سے سوشل میڈیا (فیس بک) پر علمائے اہلحدیث کے پیج کے لیے اسلاف اہلحدیث کی پرانی اور یادگار تصاویر جو کہ جناب حافظ عبدالعلیم یزدانی حفظہ اللہ سے لی تھیں' سکین کیں۔ ملاقات میں حضرت یزدانی صاحب نے اسلاف واکابرین اہل حدیث کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ بابائے تبلیغ حضرت مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ کے حوالہ سے پرلطف باتیں کیں۔ اس کے علاوہ ان سے جماعتی وتنظیمی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔ وفد میں اصغر یزدانی' محمد حسن سلفی' عثمان شریف اور ڈاکٹر محمد حسن رشید شامل تھے۔

منجانب: عمر رشید گورداسپوری۔

ناظم تبلیغ اہلحدیث یوتھ فورس اسلام نگر فیصل آباد

ضروری اطلاع

❁ شعبہ النادی الاسلامی اسلامک ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ مہتانوالہ دیپالپور (اوکاڑہ) کے زیر اہتمام طلباء کے مابین تربیتی آل جامعہ سالانہ مناظرہ بموضوع ''عقیدہ وحدت الوجود حق یا باطل؟'' مؤرخہ 11 دسمبر بروز جمعرات صبح 9:30 بجے منعقد ہوگا۔ شائقین کے لیے دعوت عام ہے۔

یورپی پارلیمنٹ کیطرف سے پاکستان سے توہین رسالت قوانین کے خاتمے کا مطالبہ ناقابل برداشت ہے۔ امیر محترم

قانون رسالت کے ناجائز استعمال کی روک تھام کے لیے اقدامات کی ضرورت ہے۔
قانون توہین رسالت کے خاتمے کی عالمی کوششوں کے خلاف مزاحمت کریں گے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ یورپی پارلیمنٹ کی طرف سے پاکستان سے توہین رسالت قوانین کے خاتمے کا مطالبہ ناقابل برداشت ہے۔ قانون توہین رسالت کے خاتمے کی عالمی کوششوں کے خلاف مذاحمت کریں گے ۔تاہم قانون توہین رسالت کا ناجائز استعمال روکنے کے لیے اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ یورپی یونین کی طرف سے توہین رسالت کی مرتکب سزایافتہ آسیہ مسیح کی سزا ختم کرنے کا مطالبہ ناجائز ہے۔ یہ سزا آئین پاکستان کے تحت دی گئی ہے۔ کسی دوسرے ملک کو ہمارے آئین میں تبدیلی کرنے کا مطالبے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ یہ اسلام کا ایک متفقہ شرعی تقاضا اور پاکستانی پارلیمنٹ کا منظور شدہ قانون ہے، اس کے باوجود افسوس ناک امر یہ ہے کہ کئی سال سے اس قانون کے نفاذ کے باوجود آج تک کسی کو توہین رسالت کی سزا نہیں دی جا سکی جس کی ایک وجہ سیکولر عناصر کا یک طرفہ، بدترین پروپیگنڈا اور شدید عالمی دباؤ ہے۔ پاکستان کے قانون میں صرف مسلمانوں کے نبی آخر الزمان کو ہی یہ تحفظ و تقدس حاصل نہیں بلکہ تمام انبیا اور جملہ ادیان میں تمام انبیاء کی تقدیس اور ان کی توہین قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ پاکستان میں مذہبی جذبات کے احترام کا یہ تحفظ صرف مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ عیسائیوں کو بھی حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ یورپ کے بعض ممالک مثلاً ڈنمارک، اسپین، فن لینڈ، جرمنی، یونان، اٹلی، آئرلینڈ، ناروے، آسٹریا، نیدرلینڈ وغیرہ میں بھی مذہبی جذبات کی توہین پر سنگین سزائیں موجود ہیں اور برطانیہ میں تو ملکہ کی توہین کو بھی اس میں شامل کرلیا گیا ہے۔ اس کے بعد پاکستان میں اس قانون کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دینے کی کیا تک ہے؟ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ اس سے پہلے موت کی سزا کے خاتمے کی باتیں ہوتی رہیں اور اب ایک بار پھر یورپی یونین کی طرف سے توہین رسالت کی سزا کے خاتمے کا مطالبہ سامنے آگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے حکمرانوں، مقتدر طبقہ اور مسلمان عوام پر یہ لازم ہوتا ہے کہ اس خلاف اسلام تبدیلی کو ہر مرحلہ پر رد کرنے کی بھرپور کوششیں کریں تاکہ پاکستان میں شان رسالت میں گستاخی کرنے والے اپنے حقیقی انجام کو پہنچ سکیں۔ دنیا بھر میں ناموس رسالت کو اس قدر ارزاں کردیا گیا ہے کہ انسانی تاریخ اس ہمہ گیر و مسلسل زیادتی و اہانت کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے ملک پاکستان میں بھی اگر شان مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت نہ کی جاسکی اور سالہا سال میں ہونے والی ایک ثبت قانونی پیش قدمی کو تحفظ نہ دیا جاسکا تو پھر دیگر اسلامی قوانین کی کیا قدر و وقعت باقی رہ جاتی ہے۔..... (میڈیا سیل)

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی سرگودھا کی رفاہی سرگرمیاں

مرکزی جمعیت اہلحدیث سرگودھا خدمت خلق اور رفاہی کاموں کے حوالہ سے بھی ہمہ وقت مصروف عمل ہے، گذشتہ 16 ماہ کی خدمات کے مطابق انفرادی کاروبار کے لئے 3لاکھ 60ہزار روپے کا قرض حسنہ دیا گیا، امداد برائے شادی وعلاج، معالجہ پر 4,44,390روپے، رمضان میں غرباء میں راشن کی تقسیم پر 1,47,340، مختلف مساجد میں خطباء کی تنخواہوں پر 2,37,000، امداد برائے تعمیر مساجد کیلئے 1,46,200، مرکزی جماعت کے بیت المال میں 2,95,000روپے کا تعاون کیا گیا۔ اسی طرح جامعہ سلفیہ فیصل آباد و دیگر مدارس کے ساتھ 4,24, 615روپے کی معاونت کی گئی۔ مذہبی سرگرمیوں کی ریکارڈنگ، کیمرہ کمپیوٹر کی خریداری اور نیٹ پر لائیو پروگرام دکھانے پر 2,50,00روپے خرچ کئے گئے، پیغام ٹی وی کے ساتھ 3,00,000روپے کا تعاون کیا گیا، دیگر متفرق دفتری اخراجات کی مد میں 940 ,89روپے صرف کئے گئے جب کہ حالیہ سیلاب کے دوران متاثرین کی امداد و بحالی، راشن اور گرم کپڑوں پر 12لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ واضح رہے کہ پیغام ٹی وی چینل 24 گھنٹے قرآن وسنت کی تبلیغ کا کام کررہا ہے اور فاضل ٹاؤن سرگودھا میں ایک عظیم الشان تعلیمی، فلاحی و تبلیغی منصوبہ زیر تکمیل ہے جس پر اب تک دو کروڑ خرچ کئے جاچکے ہیں۔

پہلی سالانہ عظیم الشان اہل حدیث کانفرنس

مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام مؤرخہ ۱۳دسمبر ۲۰۱۴ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد محمدی اہلحدیث دیونہ گاؤں ضلع گجرات میں پہلی عظیم الشان سالانہ اہل حدیث کانفرنس منعقدی ہورہی ہے۔ جس کی صدارت امیر ضلع علامہ طارق محمود یزدانی فرمائیں گے۔ جبکہ مولانا محمد یوسف پسروری، قاری بنیامین عابد اور حضرت مولانا یٰسین بلوچ خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: اہل حدیث یوتھ فورس دیونہ ضلع گجرات
0345-6798471

رواں تا کھنہ پل.....مزید پُل مطلوب ہیں

روات سے اسلام آباد ایکسپریس وے شروع ہوتی ہے جس پر لاہور اور دیگر علاقوں سے آنے والی بھاری ٹریفک ہر وقت جاری رہتی ہے۔ یہ ٹریفک اس سڑک سے گزر کر خیبر پختونخواہ اور آزاد کشمیر جاتی ہے اور ان علاقوں سے اندرون پنجاب کی تمام نہیں تو اکثر ٹریفک اسی سڑک سے گذرتی ہے۔

بھاری ٹریفک کی وجہ سے اب سڑک کو پیدل عبور کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہو چکا ہے۔ روات سے لے کر کھنہ پل تک اس سڑک پر پیدل چلنے والوں کے لئے معلق پُل نہ ہونے کے باعث ہر وقت موت کے خطرات منڈلاتے رہتے ہیں۔ کئی بار انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ گذشتہ دنوں گزگال کے مقام پر کئی افراد زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس پر شدید احتجاج ہوا اور دو دن تک سڑک بند رہی۔ اس طرح کے واقعات کئی بار ہو چکے ہیں۔

مراسلہ ہذا کے ذریعے وفاقی حکومت اور اس کے اہم ادارے سی ڈی اے کے حکام سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اسلام آباد ایکسپریس وے پر روات سے لے کر کھنہ پل تک پیدل چلنے والوں کے لئے مندرجہ ذیل مقامات پر پُل تعمیر کئے جائیں۔ ا۔ ٹی چوک، ڈی ایچ اے، کاک پُل، ریور گارڈن، سواں گارڈن، میڈیا ٹاؤن، پاکستان ٹاؤن، لوئی بھیر وائلڈ لائف پارک چوک، کورال چوک، گزگال، فضائیہ چوک

منجانب: سید مزمل حسین

جامعہ میں آمد

ناظم نشر واشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب، چیف ایڈیٹر ہفت روزہ نوید ضیاء جناب محمد ابرار ظہیر ہمارے ادارہ اسلامک ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ مہتانوالہ دیپالپور (اوکاڑہ) میں تشریف لائے اور انہوں نے دور حاضر میں میڈیا کے کردار پر مؤثر گفتگو فرمائی جس سے اساتذہ اور طلباء محظوظ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقی عطاء فرمائے۔ آمین!

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس ظفروال کے زیر اہتمام ۲دسمبر بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد مدنی اہل حدیث ظفروال میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ زیر امارت حافظ عبدالغفار ریحان امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ظفروال منعقد ہوا جس میں جناب قاری محمد حنیف ربانی اور حافظ عثمان شاکر نے جاندار اور شاندار خطاب فرمایا۔ گردونواح سے لوگ جوق در جوق شریک ہوئے۔

منجانب: جامعہ حرمین ظفروال

متاثرین سیلاب کے لیے اہل حدیث یوتھ فورس وزیر آباد کی خدمات!

۵ ستمبر ۲۰۱۴ء کو پنجاب کے شمالی علاقے بالعموم اور سیالکوٹ' نارووال' وزیر آباد بالخصوص سیلاب کی تباہ کاریوں سے متاثر ہوئے۔ آناً فاناً چناب' پلکھو' نالہ ایک اور ڈیک نے تباہی مچادی۔ کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں' مکانات منہدم' جانور پانی کی نذر ہوگئے' کئی جانیں ضائع ہوئیں اور لوگوں کے اموال' اجناس' اشیاء ضروریہ کو پانی اپنی روانی کے ساتھ بہا کر لے گیا۔ ایسے حالات میں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے جوان' جرأت وہمت کی تصویر بن کر سیلابی علاقوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کے لیے اُتر آئے۔

تحصیل وزیر آباد بالخصوص اس سیلاب کی زد میں آئی تھی۔ اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل وزیر آباد کے جوان اپنی مدد آپ کے تحت میدان عمل میں کود پڑے۔ سیلاب میں پھنسے ہوئے اپنے بھائیوں اور بہنوں میں ابتدائی طور پر کھانا پکا کر تقسیم کیا اور ساتھ خشک راشن رس' دودھ' نمکو' پانی' چنے وغیرہ کے پیکٹ بنا کر تقسیم کیے۔ پہلے ہی دن برج' چک ستیا' کوٹ بیلا' سوہدرہ' تلواڑہ کے علاقوں میں پہنچ کر تیار کھانا اور خشک راشن کے پیکٹ تقسیم کیے۔ جامع مسجد منانیہ اہل حدیث وزیر آباد میں ہنگامی میٹنگ ہوئی۔ شرکاء اجلاس نے ذاتی طور پر اپنا فنڈ جمع کیا اور مساجد اہل حدیث میں باقاعدہ اپیل کرنے کا پروگرام بنایا۔ اگلے دن کچہری چوک میں سیلاب متاثرین کی اعانت کے لیے ایک ''امدادی کیمپ برائے سیلاب متاثرین'' لگایا گیا اور وہاں سے راشن پیک بنا کر متاثرہ حلقوں میں تقسیم کرنے کے لیے ''الاحسان ایمبولینس'' کے ذریعے اس سلسلہ کا آغاز کیا۔ سلفی رضا کار بھوکوں تک کھانا اور پیاسوں تک صاف پانی پہنچا کر لوگوں سے دعائیں اور اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے میں مصروف تھے۔

متاثرہ لوگوں کا سامان مسجد منانیہ اہل حدیث میں رکھا گیا' ابتدائی طور پر جامع مسجد منانیہ اہل حدیث وزیر آباد کی طرف سے فوراً ایک غذائی پیکج تیار کیا جس میں دودھ' رس' نمکو' بسکٹ' منرل واٹر' جوس' سویاں' چینی اور پتی وغیرہ شامل تھی۔ ۱۰۰ خاندانوں کی طرف یہ راشن پہنچایا گیا۔ اسی طرح دوسرے کئی مقامات کی طرف سے امدادی چیزیں پہنچنا شروع ہوئیں اور متاثرین تک خوراک کی شکل میں خشک راشن اور تیار کھانا بھجوایا جاتا رہا۔

اب تک الحمدللہ ۳۰۰۰ ہزار گھرانوں تک ۳۵۰۰۰۰ پینتیس لاکھ سے زائد مالیت کا سامان بھجوایا جا چکا ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ نے ۴۰۰ گھرانوں کے لیے راشن پیکج بھیجا۔ تقسیم کے لیے امیر ضلع قاری محمد حنیف ربانی صاحب اپنی پوری کابینہ کے ساتھ تشریف لائے۔ اسی طرح مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ سٹی کی طرف سے ۱۰۰ خاندانوں کے لیے تقریباً ۳ ہزار سے زائد مالیت کے ۱۰۰ پیکٹ بھیجے گئے۔ اس کے علاوہ دوسری دفعہ ۱۰۰ توڑا آٹا ۲۰' ۲۰ کلو والا بھیجا۔ مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس کنجاہ ضلع گجرات کی طرف سے احباب جماعت نے ایک ٹرک سامان بھیجا۔

قاری عمر فاروق طور اپنے رفقاء کے ساتھ تشریف لائے۔ متاثرین کے لیے ایک ٹرک چوکھر (جانوروں کے چارہ کے لیے) لے کر آئے' ۲۰۰ توڑا چاول' ۵ کلو چاول اور ۱۰۰ عدد سوٹ زنانہ ومردانہ متاثرین میں تقسیم کیے گئے۔ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے آٹا اور گندم کی صورت میں کثیر تعداد میں تعاون کیا گیا۔ اسی طرح A.Y.F ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے سوٹ بھی تقسیم کیے گئے۔ حکیم عتیق الرحمٰن (جو کہ مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کے بھتیجے ہیں) اپنے رفقاء کے ساتھ راشن تقسیم کرنے کے لیے دو دفعہ گئے اور ۱۵۰ سے زائد راشن پیکٹ انہوں نے تقسیم کروائے۔ مرکزی جامع مسجد منانیہ اہل حدیث وزیر آباد کی طرف سے خطبہ جمعہ میں اپیل کی گئی اور ۳۲ ہزار سے زائد رقم اکٹھی کر کے متاثرین کے لیے سامان خرید کر تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح شہر بھر بلکہ تحصیل کی تمام مساجد میں مرکزی جمعیت اور اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل وزیر آباد کی طرف سے اپیل کی گئی اور فنڈ اکٹھا کر کے متاثرین تک ضروریات زندگی کی چیزیں پہنچائی گئیں۔

اسی طرح مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس ضلع لاہور نے ایک لاکھ ۵۰ ہزار کی ادویات اور ایک لاکھ روپے نقدی کی صورت میں تعاون کیا۔

اجتماعی اور انفرادی طور پر جو تعاون اکٹھا ہوا وہ مالی صورت میں تھا یا اجناس واشیاء کی صورت میں جس کی مالیت تقریباً ۳۵ لاکھ سے متجاوز تھی۔

عیدالاضحیٰ کی آمد آمد تھی اس لیے ایک غذائی پیکٹ تیار کیا گیا جس کی مالیت ۴۰۰۰ چار ہزار تھی۔ کافی تعداد میں یہ پیکٹ عید کے موقع پر تقسیم کیے گئے۔ اس سلسلے میں راولپنڈی کی ایک پارٹی نے خطیر تعاون پہنچایا۔ ۵۰۰ سے زائد خاندانوں تک عید گفٹ پیکٹ پہنچایا گیا تاکہ وہ لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔

۷ عدد گائے' ایک اونٹ اور ۲ بکرے ذبح کر کے قربانی کا گوشت متاثرین تک گھر گھر جا کے پہنچایا۔ یاد رہے کہ مرکزی جمعیت تحصیل وزیر آباد نے بھی ۳ گائے ذبح کیں اور گوشت متاثرین میں تقسیم کیا۔ اس سلسلے میں حافظ فیصل افضل شیخ سیکرٹری جنرل' حافظ شاہد امین صاحب سیالکوٹ' حافظ مقصود سلفی صدر A.Y.F گوجرانوالہ سٹی کا تعاون قابل تعریف ہے۔ خدمت کا سفر تا حال جاری ہے جس پر ہزاروں روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ اس سارے خدمت کے سفر کے روح رواں نعمت اللہ ظفر اور ذاکر الرحمٰن صدیقی صدر A.Y.F پاکستان ہیں۔ اس ریلیف کے پروگرام میں قدم قدم پر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب کا تعاون ساتھ رہا اور کئی مقامات پر امیر پنجاب علالت طبع کے باوجود تشریف لا کر کارکنوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ قائد یوتھ فورس حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی' حافظ محمد سلمان اعظم' حافظ منظور الٰہی' حافظ عمران تبسم' ذوالفقار فاروقی ودیگر ذمہ داران جماعت حالات کا جائزہ لینے کے لیے تشریف لاتے رہے۔

رپورٹ: محمد ابراہیم محمدی۔ ناظم تبلیغ A.Y.F پنجاب

❁❁❁❁❁

پیغام ٹی وی

❁ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے معاشرے کے لیے پیغام ٹی وی کے نام سے انقلابی قدم اٹھایا ہے جس کو عوامی حلقوں نے خوب سراہا ہے۔ امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کے احسن فیصلے کے مطابق ہم جناب مبشر احمد مدنی کو چیئرمین مالیاتی کمیٹی پیغام ٹی وی بننے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیغام ٹی وی کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: منتظمین دارالعلوم الاسلامیہ اہل حدیث۔
چکی' پنڈی گھیب' ضلع اٹک

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کا اجلاس

❁ بتاریخ 21 دسمبر بروز اتوار بعد نماز ظہر A.S.F لاہور کا اہم اجلاس مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور میں ہوگا۔ مہمان خصوصی عبدالقدیر فاروقی چیف آرگنائزر A.S.F پاکستان ہوں گے۔

منجانب: حافظ صفوان احمد فاروقی۔ ASF لاہور
0336-4498130

ضرورت رشتہ

❁ لڑکا ایف اے پاس عمر 24 سال 5 ایکڑ زمین کے مالک کے لیے اہل حدیث گھرانے کی خوبصورت وخوب سیرت دوشیزہ کا رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: یاسر علی 0307-4411536

اخبار الجماعۃ

سالانہ خاتم النبیین ﷺ کانفرنس سرگودھا

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی سرگودھا کے زیر اہتمام جامع مسجد اہلحدیث بلاک نمبر 19 میں سالانہ خاتم النبیین ﷺ کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں شمع رسالت کے پروانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی، اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے قائد اہلحدیث سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے سیرت طیبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے امت مسلمہ کے اتحاد واتفاق پر زور دیا، انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ دونوں جہانوں کی حقیقی کامیابی کے لئے دین سے تعلق مضبوط بنائے اور ہمیں دنیا کی بجائے اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے کیوں کہ وہاں اعمال صالحہ کے سوا کوئی چیز کام نہیں آئے گی۔

ناظم اعلیٰ وممبر قومی اسمبلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ نے سرگودھا کے نظم کی شاندار کارکردگی کو سراہتے ہوئے سالانہ خاتم النبیین ﷺ کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی، انہوں نے کہا کہ ہماری تنظیم فرقہ واریت کی بجائے قرآن وسنت کی دعوت دیتی ہے، ہمیں قرآن وسنت کی دعوت دینی چاہئے اور اگر مقابلہ کرنا ہی ہے تو دینی معاملات میں کرنا چاہئے نہ کہ امور دنیا میں، کیوں کہ ہمیں دنیا میں ابدی زندگی کی تیاری کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر فضل الٰہی نے شان مصطفیٰ ﷺ پر تفصیلی روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ بلاشبہ آپ ﷺ ہی رہبر کائنات ہیں کہ جنہوں نے ازل سے جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکتی انسانیت کو عروج سے سرفراز کیا۔ امیر سرگودھا سٹی عرفان اللہ ثنائی نے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کو مذہبی خدمات اور پیغام چینل کے اجراء پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے بطور ممبر سٹینڈنگ کمیٹی مذہبی امور بھی لازوال کردار ادا کیا، یہی وجہ ہے کہ گذشتہ سال 3 لاکھ خرچ کرنے والے عازمین حج کو شدید مسائل کا سامنا تھا جب کہ امسال ان کی کاوشوں کی بدولت 2 لاکھ 40 ہزار روپے میں حج کی سعادت حاصل کرنے والوں کو بھی جملہ سہولیات کی فراہمی ممکن بنائی گئیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قاری صہیب میر محمدی، مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، مولانا عتیق الرحمٰن شاہ واہ کینٹ، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن فیصل آباد، ذاکر الرحمٰن صدیقی اور سید سبطین شاہ نقوی سمیت دیگر مذہبی راہنماؤں نے کہا کہ شان رسالت ﷺ اور شان صحابہؓ میں کسی ابہام کی کوئی گنجائش نہیں، انبیاء کرام میں آپ ﷺ کی ذات بھی آخری ہے اور آپ ﷺ کی بات بھی آخری ہے اور اس کے بعد کسی اور شخصیت سے متاثر ہونے کی اجازت وضرورت باقی نہیں۔ جمعیت اہلحدیث کے راہنما میاں محمد طاہر نے اپنے خطاب میں اسلام آباد میں جاری دھرنوں کی بھرپور مذمت بھی کی۔

ماہانہ درس قرآن

دارالعلوم تقویۃ الاسلام "مدرسہ غزنویہ" میں ماہانہ درس قرآن کا پروگرام مؤرخہ 15 دسمبر 2014ء بروز پیر بعد نماز مغرب ہوگا۔ درس قرآن مولانا عائش محمد صاحب حفظہ اللہ آف ماموں کانجن فیصل آباد ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

جملہ اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے۔

الداعی الی الخیر: سید جنید غزنوی، مہتمم دارالعلوم تقویۃ الاسلام "مدرسہ غزنویہ" ۴ شیش محل روڈ۔ لاہور فون 042-37112045

ضرورت رشتہ

۲۷ سالہ خوبصورت وخوب سیرت، دراز قد، دینی وعصری تعلیم سے آراستہ بیٹی کے لیے اہل حدیث برسر روزگار تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ لاہور اور گردونواح کو ترجیح دی جائے گی۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں صرف والدین یا سرپرست رابطہ کریں۔.....رابطہ: 0321-4814055

A.Y.F ہفتہ وار اجلاس

اہل حدیث یوتھ فورس جھنگ کا ہفتہ وار درس قرآن وحدیث 5 نومبر 2014ء کو جامع مسجد اہل حدیث بستی گوجرانوالی پھاٹک سیالاں جھنگ صدر میں ہوا۔ درس قرآن مولانا احسان العزیز چوہان اور مولانا بدر نصیر سلفی نے عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم اور عظمت حسین رضی اللہ عنہ پر دیا۔ بعد ازاں ایک اجلاس منعقد ہوا اور یونٹ B کا نام سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تجویز کیا گیا۔ اجلاس میں 9 عدد نداء الاحسان بھی ساتھیوں نے لگوائے۔ اجلاس میں درج ذیل کابینہ تشکیل دی گئی۔ سرپرست عبداللطیف صاحب، صدر محمد شفیق، نائب صدر محمد بلال، نائب صدر دوئم تصور عباس، جنرل سیکرٹری ثناء اللہ، نائب جنرل سیکرٹری محمد صدیق، ناظم مالیات محمد آصف، ناظم نشر واشاعت محمد زبیر، نائب ناظم نشر واشاعت محمد یونس، ناظم تبلیغ عبدالرحمٰن، نائب ناظم تبلیغ اسداللہ۔

بعد ازاں حافظ شاہد ندیم صاحب جنرل سیکرٹری A.Y.F تحصیل جھنگ نے دعا فرمائی۔

منجانب: پروفیسر حکیم احسان العزیز چوہان صدر AYF جھنگ

انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا مشتاق احمد فاروقی کو صدمہ!

مولانا قاری مشتاق احمد فاروقی صاحب نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے والد محترم جناب اللہ دتہ صاحب 105 سال کی عمر میں مؤرخہ 30 نومبر 2014ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ میں میاں محمد جمیل، میاں محمود عباس، قاری محمد حنیف ربانی، مولانا عبدالرحمٰن زاہد، مولانا حافظ محمد اشرف قمر، مولانا حافظ خالد جاوید محمدی، مولانا محمد یوسف شاہ، مولانا سرور بھٹوی سمیت کئی علماء کرام اور بڑی تعداد میں احباب جماعت شریک ہوئے۔ قارئین کرام، مرحوم کی مغفرت وبلندی درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

شریک غم: حافظ محمد یٰسین طٰہٰ۔ مینیجر مجلہ اہل حدیث لاہور

0321-4332168

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد کے امیر حضرت مولانا محمد حنیف خاں سلفی رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ حضرت مولانا حافظ عبدالستار محدث دہلویؒ کے شاگرد تھے۔ ان کی نماز جنازہ میں علماء کرام اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

دعا گو: محمد رمضان قاسمی خطیب فیصل آباد

0305-8067134

مؤرخہ 12/11/2014 بروز بدھ بعد نماز مغرب ہمارے چچا مولانا سید عثمان گیلانی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! چچا جان ہمارے دادا جان مولانا سید محمد حسینؒ کے بعد آبائی گاؤں چک نمبر 29 ج.ب۔ شمالی میں ہی امامت وخطابت کے فرائض ادا کرتے تھے۔ بڑے مہمان نواز اور علمائے سے دلی محبت کرنے والے اور ملنسار تھے۔

نماز جنازہ شیخ الحدیث کلیہ دارالقرآن صوفی محمد گلزار صاحب نے پڑھائی، جنازے میں معروف علماء وطلباء نے شرکت کی اور وہیں آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

منجانب: محمد عبداللہ شاہ گیلانی

وی پی آرہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

علماء کنونشن

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ تھانہ تتلے عالی کے زیر اہتمام ۱۶نومبر بروز اتوار بعد نماز ظہر جناب سید مصطفیٰ جعفر امیر تحصیل نوشہرہ ورکاں بمقام ماڑی بھنڈراں منعقد ہوا۔ مولانا عمر صدیق صاحب آف گوجرانوالہ نے خصوصی خطاب فرمایا۔ انہوں نے خصوصاً مذاہب باطلہ کا رد کیا۔ ان کے خطابات کو علاقہ کے علماء نے خوب سراہا اور پسند کیا۔ مولانا عمر صدیق صاحب کے خطاب سے پہلے امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر نے حلقے کی کارکردگی بیان کی اور علماء کا شکریہ ادا کیا۔ بعد میں علماء کو پر تکلف کھانا پیش کیا گیا۔

منجانب: قاری محمد نعیم احمد ناظم حلقہ تھانہ تتلے عالی' نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب

کتاب الاربعین

☆ فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ کے قلم سے کتاب الاربعین کا آسان فہم ترجمہ
☆ عمدہ تحقیق وتخریج ☆ شرح وفوائد ☆ راویان حدیث کا تعارف
☆ قلمی نسخے (مخطوطے) سے تقابل ومواز نہ
☆ یاد رہے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی سند سے تمام احادیث بیان کی ہیں۔

مکتبہ اسلامیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369
ہیڈ آفس 041-2631204 - 2641204
Email: maktaba.islamiapk@gmail.com Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

اسطوانہ
حج وعمرہ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ

ایجنٹ حاصل کریں
عمرہ ویزہ
15 سال سے اللہ کے مہمانوں کی خدمت میں مصروف عمل

نوٹ
اکانومی پیکج کے ساتھ ساتھ 3-4-5 سٹارز پیکجز بھی دستیاب ہیں۔

حج آپریشن منیجر 13407

زیر نگرانی
علامہ شاعر اسلام سبحانی
نذیر احمد
0323-4315701

فنانس سیکرٹری
ابو عبداللہ غلام نبی خادم
ناظم اعلیٰ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث
پی نمبر 17- قصور
0336-4236117

چیف ایگزیکٹو
حکیم کرامت اللہ
ریٹائرڈ O.T ٹیچر
0300-4619256
0321-4619256

ہیڈ آفس A-60 ماڈرن کالونی پیکو روڈ نزد امتیاز ہائی سکول کوٹ لکھپت لاہور
فون 042-35943765 فیکس 042-35943766
E-mail: astawana.hajj@yahoo.com

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

32 اجزاء سے تیار کردہ
فیضل
دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ

معجون قوت دماغ زعفرانی

- ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- نظامِ ہضم کی درستگی، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- ہر موسم اور ہر عمر کی خواتین وحضرات میں یکساں مفید
- معدہ وجگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
- مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت

قیمت -/1200 روپے
وزن 600 گرام

قیمت -/650 روپے
وزن 300 گرام

اجزائی معجون

زعفران	[illegible]	شہد	[illegible]
کشنیز	[illegible]	جوہر آہن	[illegible]
مرچ سیاہ	[illegible]	بادیان	[illegible]
خشخاش	[illegible]	گل سرخ	[illegible]
اسطوخودوس	[illegible]	الائچی خورد	[illegible]
مغز تربوز	[illegible]	کوٹ کشیرہ	[illegible]
آملہ	[illegible]	مغز کدو	[illegible]

پاکستان بھر میں
بذریعہ ڈاک
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیضل FOODS ستار پلازہ ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد
Faisal Foods

فیضل
no side effects
2 لیٹر
قیمت 1200 روپے

عرقِ نایاب

موٹاپا، گیس، بڑھی ہوئی اور بڑھے ہوئے پیٹ کا مکمل علاج

فیصل عرق نایاب

100% انتہائی مفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایسا مرکب جو جسم میں پہنچ کر فالتو چربی کو پگھلاتا ہے اور جسم کو خوبصورت اور جاذبِ نظر بناتا ہے۔

4 سے 7 یوم میں وزن کم کریں

فیصل عرق نایاب کے فوائد

- موٹاپا کو مکمل ختم کر کے جسم سے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔
- چہرے کے کیل مہاسے، چھائیاں، پھوڑے، پھنسیوں کا قدرتی علاج۔
- جگر، معدہ، آنتوں کی سوزش، قبض، گیس، جلن، درد، بدہضمی، کھٹی ڈکاریں
- قے، پرانا بخار، گردے کے امراض، خون کی کمی اور جسمانی کمزوری کیلئے مفید۔

پاکستان بھر کے تمام بڑے شہروں میں
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577

گولڈن سٹار

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیا ئیں زرگڑی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

لیونٹ، مائیک ہارمونیٹر اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

نام ہی کافی ہے

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

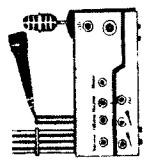

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا ئیں گوجرانوالہ
فون نمبرز 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد زیشان ربانی
0343-6007696

سپر سٹار

ساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

پروپرائیٹر ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

لیونٹ، مائیک ہارمونیٹر اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

حافظ آباد روڈ چوک نیا ئیں زرگڑی فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

الحمد للہ

گورنمنٹ لائسنس نمبر 3968

کنفرم ایئر لائن ٹکٹ

بہترین ٹرانسپورٹ

قریب ترین رہائش

سعودی عربیہ۔ دوبئی

سنگاپور۔ تھائی لینڈ۔ ملائیشیا

کے وزٹ ویزہ جات کی معلومات حاصل کریں

زبیر

بکنگ شروع

ALHUTAIN PILLERS
FAROOQABAD
0332 4927749

بفضلہ تعالیٰ
علاقہ بھر کا سب سے
پہلا گورنمنٹ سے
رجسٹرڈ شدہ ادارہ

28 21 15 یوم کے پرکشش پیکج

گذشتہ 23 سال سے آپکی خدمت میں پیش پیش

تمام ایئر لائنز کی ٹکٹیں حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

کاروان

الحدیبیہ

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

ہیڈ آفس بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر فاروق آباد 0300-4236407- 0333-4194280
0301-4966505- 056-3877266

برانچ آفس میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک ستیانہ روڈ جھال فیصل آباد 0321-0333-6662422
041 - 8557315

برانچ آفس زبیر سپر سے سنٹر بالمقابل علی میرج ہال منڈی موڑ دیپالپور روڈ کھڈیاں خاص قصور 0301 6837566/0301 6814942
0334 4356170/0301 4091237

زیر نگرانی

محترم و جناب
چوہدری محمد منور صاحب حفظہ اللہ
رکن شوریٰ اہلحدیث یوتھ فورس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیر اہتمام

جمعیت مرکزی اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس تحصیل ظفروال

بروز جمعۃ المبارک 19 دسمبر 2014 کا

افتتاحی خطبہ جمعہ

عظیم الشان ایمان افروز

ان شاء اللہ

اہلاً وسہلاً مرحبا

فقید المثال

آیئے اور ایمان بڑھایئے

جامع مسجد ساقی کوثر اہلحدیث موضع ٹھیٹھر تحصیل ظفروال کی تعمیر نو کے بعد

آغاز خطبہ

اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے

خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا

بقیۃ السلف

عظیم مذہبی سکالر

مفکر اسلام

پروفیسر محترم جناب عبدالرحمن لدھیانوی

حفظہ اللہ

صاحب

لاہور

ناظم امتحانات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

ارشاد فرمائینگے ان شاء اللہ

خطیب و امام و مدرس مسجد ہذا

حافظ محمد شاہد عمران

0333-7384580
0303-6004005

عام دعوت

0321-0302-0332-4596975

A product of **BMA** Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

لیجئے

جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر (زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

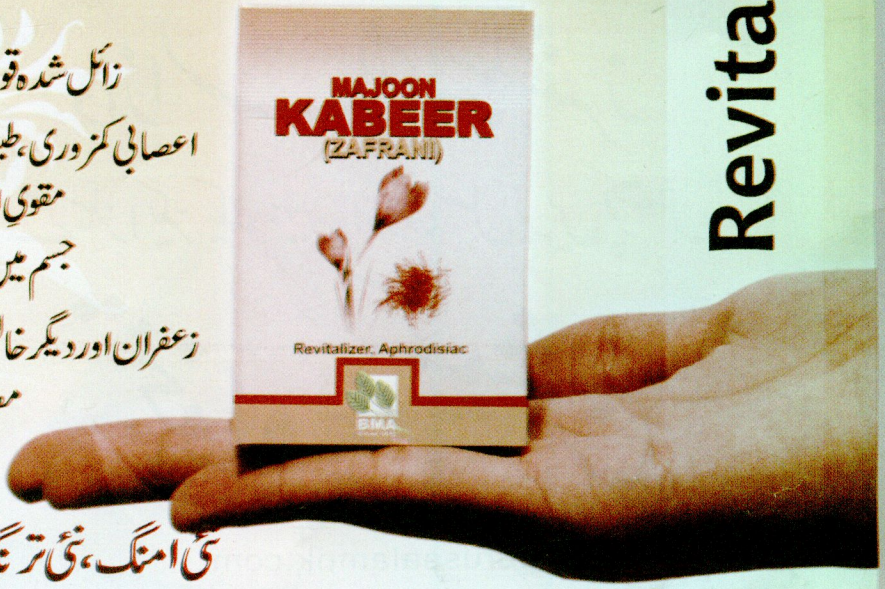

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257

Paigham Tv:042-37722876

دارُالسّلام کے تمام شوروم پر 1000 روپے کی خریداری پر

ایک پاکیزہ فیملی میگزین

ماہنامہ

علمی | اَدبی | تحقیقی | اصلاحی مجلّہ

ضیائے حدیث لاہور

چیف ایڈیٹر عبدالمالک مجاہد

DARUSSALAM

دارُالسّلام کی تحقیق کا آئینہ دار

کا تازہ شمارہ مفت حاصل کریں

دارُالسّلام کتب اور ماہنامہ ضیائے حدیث کی مارکیٹنگ کے لیے مدارس کے فضلا سے درخواستیں مطلوب ہیں

دعوت بھی تجارت بھی

دارُالسّلام پبلشرز

کے سیلز ایگزیکٹو بنیں اور حاصل کریں پُرکشش

تنخواہ + کمیشن

20 سے 40 ہزار روپے ماہوار کمانے کے سنہری مواقع

اپنے کوائف (سی وی) ابھی ای میل کیجیے:

jobs@darussalampk.com

اہلیت

درسِ نظامی + ایف اے (کم از کم)

دارُالسّلام کتاب وسُنّت کی اشاعت کا عالمی اِدارہ 36 لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ

فون: 042-373 24 034 برائے رابطہ: 0333-4713429

DARUSSALAM